بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد نمبر ۱/۲۵۴

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

نمبر ۵۲۵۴

رجسٹرڈ ایل

الفضل

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نمبر

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر
بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

قیمت فی پرچہ ؟ الفضل اشاعت ۲

The Daily ALFAZL Lahore

۲۷ جولائی ۱۹۵۲ء

نمبر ۱۷۷

ہم سچے دل سے مسلمان ہیں

(رقم فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

"جماعت احمدیہ کسی نئے مذہب کی پابند نہیں ہے۔ بلکہ اسلام اس کا مذہب ہے۔ اور اس سے ایک قدم ادھر ادھر ہونا وہ حرام اور موجبِ شقاوت خیال کرتی ہے۔ اس کا نیا نام اس کے نئے مذہب پر دلالت نہیں کرتا ہے۔ بلکہ اس کی صرف یہ غرض ہے۔ کہ یہ جماعت ان دوسرے لوگوں سے جو اسی کی طرح اسلام کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتے ہیں ممتاز حیثیت میں دنیا کے سامنے پیش ہو سکے۔ . . . غرض ہم لوگ سچے دل سے مسلمان ہیں۔ اور ہر ایک ایسی بات کو جس کا ماننا ایک سچے مسلمان کے لئے ضروری ہے مانتے ہیں۔ اور ہر وہ بات جس کا رد کرنا ایک سچے مسلمان کے لئے ضروری ہے اسے رد کرتے ہیں۔ اور وہ شخص جو باوجود تمام صداقتوں کی تصدیق کرنے کے اور اللہ تعالےٰ کے تمام احکام کو ماننے کے ہم پر کفر کا الزام لگاتا ہے۔ اور کسی نئے مذہب کا ماننے والا قرار دیتا ہے۔ وہ ہم پر ظلم کرتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے حضور میں جواب دہ ہے۔ انسان اپنے منہ کی بات پر پکڑا جاتا ہے۔ نہ کہ اپنے دل کے خیال پر کون کہہ سکتا ہے۔ کہ کسی کے دل میں کیا ہے؟ جو شخص کسی دوسرے پر الزام لگاتا ہے کہ جو کچھ یہ منہ سے کہتا ہے۔ وہ اس کے دل میں نہیں ہے۔ وہ خدائی کا دعوےٰ کرتا ہے۔ کیونکہ دلوں کا حال جاننے والا صرف اللہ ہے۔ اس کے سوا کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ کسی کے دل میں کیا ہے۔"

(دعوۃ الامیر صفحہ ۲)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر میکلوڈ روڈ لاہور سے شائع کیا۔

وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

کلامِ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

وہ پیشوا ہمارا جس کا ہے نور سارا
نام اُس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے

سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے

اُس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

سب ہم نے اُس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

محمد پر ہماری جاں فدا ہے

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ امام جماعت احمدیہ

محمد پر ہماری جاں فدا ہے
کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے

مرا دل اس نے روشن کر دیا ہے
اندھیرے گھر کا میرے وہ دیا ہے

محمد کو بُرا کہتے ہو تم لوگ
ہماری جان و دل جس پر فدا ہے

محمد جو ہمارا پیشوا ہے
محمد جو کہ محبوب خدا ہے

ہوا اس کے نام پر قربان سب کچھ
کہ وہ شاہنشہ ہر دو سرا ہے

اسی سے میرا دل پاتا ہے تسکیں
وہی آرام میری روح کا ہے

خدا کو اس سے مل کر ہم نے پایا
وہی اک راہِ دیں کا رہنما ہے

مجھے اس بات پر ہے فخر محمودؔ
مرا معشوق محبوب خدا ہے

تبلیغ حق

تضمین بر نظم حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خالق سے اپنے دل کو لگاؤ گے یا نہیں
سر کو اسی کے در پہ جھکاؤ گے یا نہیں
غیروں کی یاد دل سے بھلاؤ گے یا نہیں
"یارو خودی سے باز بھی آؤ گے یا نہیں"
"خُو اپنی پاک و صاف بناؤ گے یا نہیں"

دینِ خدا کی راہ بھی پاؤ گے یا نہیں
نیکی کو تم شعار بناؤ گے یا نہیں
نفسِ دنی سے جان کو چھڑاؤ گے یا نہیں
"باطل کی میل دل سے ہٹاؤ گے یا نہیں"
"حق کی طرف رجوع بھی لاؤ گے یا نہیں"

اے کاش تم نہ راہِ ہدایت کو بھولتے
یارِ ازل کے ساتھ روابط نہ ٹوٹتے
کب تک رہو گے ظلمتِ باطل میں گھومتے
"کب تک رہو گے ضد و تعصب میں ڈوبتے"
"آخر قدم بصدق اٹھاؤ گے یا نہیں"

مامورِ وقت لایا ہے آیات بیّنات
ظاہر ہوئے ہیں اس کے نشانات معجزات
حجت ہوئی تمام ۔ نہ کی تم نے التفات
"کیونکر کرو گے رد جو محقق ہے ایک بات"
"کچھ ہوش کر کے عذر سناؤ گے یا نہیں"

قہرِ خدا سے آئے گا جب تم پہ اک عذاب
دینا پڑے گا تم کو ہر اک بات کا حساب
اُس وقت ہو گے عرقِ ندامت سے آب آب
سچ سچ کہو اگر نہ بنا تم سے کچھ جواب
"پھر بھی یہ منہ جہاں کو دکھاؤ گے یا نہیں"

ڈاکٹر شاہ محمد ابراہیم

روزنامہ ــــ الفضل ــــ لاہور
مورخہ ۲۵ جولائی ۱۹۵۲ء

تبلیغ اسلام اور علماء

ایک مجلس میں ایک متعدد ہستی نے جناب اختر علی خاں مدیر روزنامہ زمیندار کے مسئول کو بڑی رد و قدح کے بعد اس بات پر متفق کر لیا۔ کہ احمدیوں کے خلاف اشتعال انگیزی کا کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوگا۔ بہتر طریق یہ ہے کہ احمدیت کے مخالفین علماء بھی تبلیغی مہم شروع کریں۔ میاں اختر علی خاں صاحب نے اعتراف کیا کہ احمدیوں کا صحیح علاج یہی ہے۔ کہ ان کے مخالفین بھی تبلیغ کریں۔ ہمیں امید تھی کہ اس اعتراف کے بعد وہ اپنی مغالطہ اندازی اور اشتعال انگیزی کی روش چھوڑ دیں گے۔ اور اس کی بجائے علماء کو تلقین کریں گے کہ وہ پُر امن طریقے سے اپنے نظریات کی تبلیغ کیا کریں۔ مگر ؎

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

ہم روزنامہ "زمیندار" اٹھا کر دیکھتے ہیں تو نہ جنبد نہ جنبد گل محمد کا سا معاملہ پاتے ہیں۔ آپ نے احمدیت کے خلاف اپنی اشتعال انگیز روش کے لئے یہ سند پیش کی ہے کہ روزنامہ "زمیندار" ۱۹۰۷ء سے ایسا کرتا چلا آیا ہے۔ حالانکہ ہم نے ۱۹۰۸ء کے زمیندار کا حوالہ بار بار پیش کر کے بتایا ہے کہ مؤسس زمیندار منشی سراج الدین صاحب نے جو میاں اختر علی خان کے معزز و موقر جد امجد ہیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق آپ کی وفات پر یہ شہادت حق ادا کی ہے کہ

آپ صادق اور متبع تھے ......

آپ کو ہم پکا مسلمان سمجھتے تھے۔

اپنی اپنی رائے ہے اگر کوئی اپنے جد امجد کو جھٹلائے تو ہمیں جائے اعتراض نہیں۔ مگر کم سے کم یہ کھلا جھوٹ تو نہیں بولنا چاہیئے کہ "زمیندار" ۱۹۰۷ء سے احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلانے کے مطالبات کرتا آیا ہے۔

یہ درست ہے کہ بعض علماء سوء نے شروع ہی سے حکومت اور حکومت بھی حکومت برطانیہ کو احمدیت کے خلاف اکسانے کی کوشش کی ہے۔ مگر منشی سراج الدین صاحب ان میں سے ہرگز نہیں تھے۔ البتہ ان میں سے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے چند مربعوں کی خاطر حکومت برطانیہ سے ایک رسالہ میں یہ درخواست ضرور کی تھی کہ قادیان والا مرزا (علیہ السلام) کو خونی مہدی بننا چاہتا ہے۔ فوج تیار کر کے برطانیہ سے حکومت چھین لے گا۔ اور میں یعنی مولوی محمد حسین بٹالوی کسی ایسے مہدی کا قائل نہیں۔ حالانکہ مولوی صاحب نے علمائے اسلام سے سارے ہندوستان میں پھر کر مسیح موعود علیہ السلام پر فتوئے کفر اس بات پر بھی لگوایا تھا۔ کہ حضور اقدس ایسے مہدی کے انکاری ہیں۔ جو تلوار سے ساری دنیا میں اسلام پھیلا دے گا۔

مخالفین احمدیت کی اب بھی یہی متضاد پوزیشن ہے۔ عوام سے تو کہتے ہیں کہ مرزا نے جہاد منسوخ کر دیا ہے۔ اور ادھر حکومت کو اکساتے ہیں کہ احمدی پاکستان پر بالجبر فوجی قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ یہ مکھوں پر چھاپے ہوئے ہیں۔ اور بس کوئی دم میں بلہ بولنے ہی والے ہیں۔

یہ علماء ملک میں یہ احساس کمتری پیدا کر رہے ہیں۔ اس لئے کہ وہ خود احمدیت کے مقابلہ میں بُری طرح احساس کمتری کا شکار ہو چکے ہوئے ہیں۔ ان کو اس بات کی شرم کھائے مارتی ہے کہ جن کو ہم کافر و مرتد سمجھتے ہیں۔ وہ تو ملک ملک میں پھر کر تبلیغ اسلام کر رہے ہیں۔ اور ہم پکے مسلمانوں سے کچھ بھی بن نہیں پڑتا۔ بہتر ہے کہ احمدیوں کا نام و نشان ہی مٹا دو۔ ان کا وجود ہماری زندگی پر ایک مجسم طنز ہے۔ اگر یہ نہ ہونگے تو کوئی ہمیں یہ طعنہ تو نہیں دے گا۔

"ظفر اللہ خان کافر ہیں۔ تو ہمیں ان جیسے اور بڑے بڑے کافروں کی ضرورت ہے" (المصری)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک شعر ہے ؎

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

مثلاً آپ مودودی صاحب سے پوچھیئے آپ انتخاب لڑیں گے؟ تو فرمائیں گے ہاں کیوں نہیں۔ اگر پوچھیئے پاکستان کا وزیر اعظم بنیں گے۔ تو فرمائیں گے ضرور۔ مگر اگر آپ پوچھیں کہ جاپان میں تبلیغ اسلام کے لئے جائیں گے؟ تو منہ پھیر لیں گے یا یہ کہہ دیں گے یہ بھی کوئی کام ہے؟ کام تو یہ ہے کہ جو لوگ یہ کام کر رہے ہیں ان کو ذمی اقلیت قرار دلایا جائے۔ اور جو مسلمان انہوں نے دوسرے ملکوں میں بنائے ہیں۔ ان کو اسلام سے باہر نکال پھینکا جائے۔

؎ نئی اسلامی اصطلاح

محمد ہست برہانِ محمد

فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

عجب قدسیت در جانِ محمد ــــ عجب لعلیست در کانِ محمد
خدا زاں سینہ بیزار است صد بار ــــ کہ ہست از کینہ دارانِ محمد
خدا خود سوزد آں کرمِ دنی را ــــ کہ باشد از عدوانِ محمد
اگر خواہی نجات از مستیٔ نفس ــــ بیا در ذیلِ مستانِ محمد
اگر خواہی کہ حق گوید ثنایت ــــ بشو از دل ثنا خوانِ محمد
اگر خواہی دلیلے عاشقش باش ــــ محمد ہست برہانِ محمد
دریں رہ گر کشندم ور بسوزند ــــ نتابم رو ز ایوانِ محمد
دگر استاد را نامے ندانم ــــ کہ خواندم در دبستانِ محمد
بدیگر دلبرے کارے ندارم ــــ کہ ہستم کشتۂ آنِ محمد
دلِ زارم بہ پہلویم مجوئید ــــ کہ بستیمش بدامانِ محمد
تو جانِ ما منور کردی از عشق ــــ فدایت جانم اے جانِ محمد
الا اے دشمنِ نادان و بے راہ ــــ بترس از تیغِ بُرّانِ محمد
الا اے منکر از شانِ محمد ــــ ہم از نورِ نمایانِ محمد

کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا بنگر ز غلمانِ محمد

مصطفےٰ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت

از حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام

مصطفےٰ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے
ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے
اس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں
لاجرم غیروں سے دل اپنا چھڑایا ہم نے
ہم ہوئے خیر اُمم تجھ سے ہی اے خیر رسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

میرا کوئی دین بجز اسلام کے نہیں ہے کوئی کتاب بجز قرآن شریف کے نہیں ہے میرا کوئی پیغمبر بجز محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں ہے

"ہم شریعت میں کچھ بڑھاتے ہیں نہ کم کرتے ہیں ایک ذرہ کمی بیشی نہیں کرتے اور جو کچھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیں پہنچا اسکو قبول کرتے ہیں"

جو شخص ان عقائد کے خلاف کوئی عقیدہ ہماری طرف منسوب کرتا ہے وہ ہم پر جھوٹ بولتا ہے (حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے واضح اور غیر مبہم ارشادات!

مخالفین احمدیت اکثر یہ کہا کرتے ہیں کہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سید الانبیاء حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا نعوذ باللہ انکار کر دیا تھا۔ اور آپ کی متابعت و غلامی سے آزاد ہو کر نبوت حقیقیہ تشریعیہ کا دعویٰ کیا۔ اور اسلام کے خلاف ایک نیا مذہب اور جدید کلمہ بنا لیا تھا۔ حالانکہ حضرت اقدس ہمیشہ اپنے سید و مولیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین و افضل المرسلین اور سید الاولین والآخرین مانتے رہے ہیں۔ اس عقیدے میں کبھی ذرا سا بھی فرق نہیں آیا ہے۔ بہ جائیکہ اس سے بالکل ہی علیحدگی ——— ذیل میں ہم حضرت مرزا صاحب کے وہ حوالہ جات پیش کریں گے۔ جن سے یہ حقیقت صفائی کے ساتھ ظاہر ہو جائیگی

حضرت اقدس نے اپنے آقا و مولیٰ سید الانبیاء حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی و متابعت سے کبھی علیحدگی نہیں کی ہمیشہ آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت و اطاعت ہی کا دعویٰ رہا۔ اور ہمیشہ آپ یہ اعلان فرماتے رہے کہ میں نے جو درجہ اور مرتبہ پایا ہے۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت ہی سے پایا ہے۔ اور ہمیشہ آپ کو اس امر پر فخر رہا کہ میں حضور علیہ السلام کا جاں نثار غلام ہوں حقیقی و تشریعی نبوت کا دعویٰ کر کے اسلام کے خلاف جدید مذہب اور نیا کلمہ اختیار کر لینے کا جو الزام احمدیت پر لگایا ہے۔ وہ بھی بالکل ہی دروغ بے فروغ ہے۔ نہ تو آپ کو ایسی نبوت کا دعویٰ ہے جس کے ساتھ کوئی نئی شریعت ہو اور نہ ایسی نبوت کا جو شریعت والی تو نہیں مگر مستقل یعنی بغیر وسیلہ کسی دوسرے نبی کے براہ راست ملنے والی ہو۔ جیسی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے غیر تشریعی نبیوں کو ملا کرتی تھی۔ بلکہ آپ کا دعویٰ اس نبوت کا ہے۔ جو نہ تو شریعت والی ہے۔ اور نہ بلا واسطہ کسی نبی کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے براہ راست ملنے والی۔ بلکہ حضرت سید الانبیاء خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت و غلامی میں حضور کے وسیلہ و طفیل سے ملنے والی نبوت ہے۔ اور آپ نے اسلام کے علاوہ کوئی مذہب ہرگز اختیار نہیں کیا۔ اور نیا کلمہ کبھی نہیں بنایا۔ بلکہ آپ ہمیشہ نہایت پختگی سے اسلام پر قائم اور کلمہ اسلام کے قائل اور وہی کلمہ پڑھتے پڑھاتے رہے۔ جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ ہے۔ ان سب باتوں کا ثبوت مندرجہ ذیل حوالہ جات سے بخوبی مل سکتا ہے۔

میں نے ہرگز کوئی نیا مذہب یا کلمہ جاری نہیں کیا

(۱) "میں ایمان لاتا ہوں اللہ پر اور اس کے ملائکہ پر اور کتابوں اور رسولوں پر اور مرنے کے بعد زندہ کئے جانے پر۔ اور ایمان لاتا ہوں میں خدا کی کتاب عظیم پر جو قرآن کریم ہے۔ اور متابعت کرتا ہوں میں تمام رسولوں سے۔ افضل رسول اور خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ اور میں علی وجہ البصیرت گواہی دیتا ہوں۔ کہ کوئی معبود و مسجود و ملاذ نہیں سوائے اللہ تعالیٰ واحد کے جس کا کوئی شریک نہیں۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں" (ایک عاجز مسافر کا اشتہار مطبوعہ ۱۸۹۱ء)

(۲) "ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے کہ ادنیٰ درجہ صراط مستقیم کا بھی بجز اتباع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ چہ جائیکہ راہ راست کے اعلیٰ مدارج بجز اقتداء اس امام الرسل کے حاصل ہو سکیں۔ کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزت و قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ جو کچھ ملتا ہے ظلی اور طفیلی طور پر ملتا ہے۔ غرض ہمارا ان تمام باتوں پر ایمان ہے۔ جو قرآن شریف میں درج ہیں۔ اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کی طرف سے لائے اور محدثات اور بدعات کو ہم ایک فاحش ضلالت اور جہنم تک پہنچانے والی راہ یقین کرتے ہیں" (ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۱۳۷ مطبوعہ ۱۸۹۲ء)

(۳) "میں مسلمان ہوں اور ان سب عقائد پر ایمان رکھتا ہوں جو اہل سنت والجماعت مانتے ہیں اور کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا قائل ہوں۔ اور قبلہ کی طرف نماز پڑھتا ہوں اور میں نبوت کا دعویٰ جو لوگ میری طرف منسوب کرتے ہیں یعنی تشریعی یا مستقل نبوت کا مدعی نہیں۔ بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں" (آسمانی فیصلہ صفحہ ۳ مطبوعہ ۱۸۹۲ء)

(۴) "ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ قرآن شریف کی ہر آیت ایک موجزن دریا ہے۔ جو ہدایت کی ہر قسم کی باریکیوں سے پُر ہے۔ اور ہمارا عقیدہ ہے۔ کہ جنت اور دوزخ اور قیامت اور معجزات انبیاء حق ہیں۔ اور ہمارا اعتقاد ہے کہ نجات صرف اسلام میں ہے۔ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری و اطاعت کرنے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اور جو کچھ اسلام کی تعلیم کے برخلاف ہے۔ ہم اس سے بیزار اور بری ہیں۔ اور جو کچھ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا سے لائے اس پر ہمارا ایمان ہے۔ اگرچہ ہم اس کی حقیقت اور کنہ کو نہ بھی جانتے ہوں۔ اور جو شخص ان عقائد کے خلاف ہماری طرف کوئی عقیدہ منسوب کرتا ہے وہ ہم پر جھوٹ بولتا ہے۔ اور افترا کرتا ہے۔ پس اے لوگو خدا تعالیٰ سے ڈرو اور جو ......
...... مجھے گھٹنے کو دوڑتا اور جہالت دلوانی سے اپنی خواہشات اور ہوائے انسانی کا پیرو ہو کر میری تکفیر کرتا ہے۔ اس کی ہرگز تصدیق نہ کرو۔ اور آگاہ رہو کہ اسلام میرا دین اور توحید میرا یقین ہے"
(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۸۷ مطبوعہ ۱۸۹۳ء)

جو شریعت میں سے ایک ذرہ کم کرے وہ بے ایمان ہے

(۱) "ہم مسلمان ہیں۔ خدائے واحد لاشریک پر ایمان لائے ہیں۔ اور کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے قائل ہیں۔ اور خدا کی کتاب قرآن اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خاتم الانبیاء ہے مانتے ہیں۔ اور فرشتوں اور یوم البعث اور دوزخ اور بہشت پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور نماز پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں۔ اور اہل قبلہ ہیں اور جو کچھ خدا اور رسول نے حرام کیا اس کو حرام سمجھتے ہیں۔ اور جو کچھ حلال کیا ہے اس کو حلال قرار دیتے ہیں۔ اور نہ ہم شریعت میں کچھ بڑھاتے ہیں۔ اور نہ کم کرتے ہیں۔ ایک ذرہ کمی بیشی نہیں کرتے اور جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیں پہنچا ہے۔ اس کو قبول کرتے ہیں چاہے ہم اس کو سمجھیں یا اس کے بھید کو نہ سمجھیں۔ اور اس کی حقیقت تک نہ پہنچ سکیں۔ اور ہم اللہ کے فضل سے مومن موحد مسلم ہیں"
(نور الحق حصہ اول صفحہ ۵ مطبوعہ ۱۸۹۴ء)

(۲) "ہمارا کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔ اور ہم ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور فرشتوں اور رسولوں اور کتابوں اور جنت و دوزخ اور قیامت پر۔ اور ہم قبول کرتے ہیں۔ قرآن مجید کو خدا کی کتاب اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی برحق۔ اور نہ ہمارا دعویٰ نبوت تشریعی کا ہے۔ اور نہ ہم قرآن کریم میں کمی بیشی کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مدعی ہیں (یعنی نبوت مستقلہ غیر تشریعیہ کا بھی دعویٰ نہیں ہے) اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ وہ خاتم الانبیاء اور تمام رسولوں سے افضل اور گنہگاروں کے شفیع ہیں۔ اور ہم گواہی دیتے ہیں۔ کہ تمام صداقت اور حق قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف میں ہے۔ اور کل بدعتیں دوزخ میں لے جانے والی ہیں اور ہم مسلمان ہیں" (اتمام الحجۃ صفحہ ۳۴ مطبوعہ ۱۸۹۴ء)

(۳) "ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعت اسلام میں سے ایک ذرہ کم کرے یا ایک ذرہ زیادہ کرے۔ یا ترک فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں۔ کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اسی پر مریں۔ اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے۔ ان سب پر ایمان لاویں۔ اور صوم و صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں"
(ایام الصلح صفحہ ۸۷ مجریہ ۱۸۹۹ء)

(۴) "میرا اعتقاد یہ ہے۔ کہ میرا کوئی دین بجز اسلام کے نہیں ہے اور میں کوئی کتاب بجز قرآن شریف کے نہیں رکھتا۔ اور میرا کوئی پیغمبر بجز حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں۔ جو خاتم الانبیاء ہے جن پر خدا نے اپنی بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل کی ہیں۔ اور اس کے دشمنوں پر لعنت بھیجی ہے۔ گواہ رہو کہ میرا تمسک قرآن شریف ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا جو چشمہ حق و معرفت ہے۔ میں پیروی کرتا ہوں" (انجام آتھم صفحہ ۱۴۳ و ۱۴۴ مطبوعہ ۱۸۹۷ء)

ہم پاکستان کی حمایت اس لئے کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کا جائز حق ہے

اگر حق کی تائید میں ہمیں پھانسی پر بھی لٹکا دیا جائے تو یہ ہمارے لئے موجب راحت ہوگا!

حضرت امام جماعت احمدیہ کی ایک تقریر جو آپ نے قیام پاکستان سے قبل ارشاد فرمائی

بعض فتنہ پرداز حلقے جماعت احمدیہ کے برخلاف عوام میں غلط فہمیاں پھیلانے کے لئے یہ مشہور کر رہے ہیں کہ جماعت احمدیہ خدانخواستہ پاکستان کی وفادار نہیں اور اس کے قیام کے خلاف ہے چنانچہ انہوں نے امام جماعت احمدیہ کے ارشادات کو کانٹ چھانٹ کر شائع کیا ہے۔ ذیل میں ہم حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کی وہ تقریر درج کرتے ہیں جو آپ نے قبل از تقسیم ۱۶ رمئی ۱۹۴۷ء کو فرمائی تھی اور الفضل ۱۹ رمئی ۱۹۴۷ء میں شائع شدہ موجود ہے انصاف پسند حضرات اس تقریر سے خود اندازہ لگا لیں کہ پاکستان کے احمدیوں کا پاکستان سے کیا تعلق ہے۔ فرمایا:۔

"آج مجھے ایک عزیز نے بتایا کہ دہلی کے ایک اخبار نے لکھا ہے کہ چند ملاں وقت تو پاکستان کی حمایت کرتے ہیں لیکن [illegible] کچھ بھول گیا ہے جو کابل میں ان سے ہوا تھا اور جب پاکستان قائم ہو گیا تو ان کے ساتھ پھر وہی سلوک ہوگا جو اس وقت ہوا تھا۔

اس بات کو کئی پہلوؤں سے دیکھا جا سکتا ہے اول یہ کہ اگر پاکستان بن گیا تو احمدیوں سے وہی سلوک ہوگا جو کابل میں ہوا تھا۔ ایک دیانت دار جماعت جس کی بنیاد ذاتی اغراض پر نہ ہو بلکہ مذہب اخلاق اور دیانت پر ہو وہ اس امر کا فیصلہ اس نقطۂ نگاہ سے نہ کرے گی کہ میرا کس میں فائدہ ہے بلکہ وہ یہ دیکھے گی کہ حق کیا ہے اور انصاف کا تقاضا کیا ہے۔

قطع نظر اس کے کہ کل کو مسلمان ہمارے ساتھ کیا کریں گے ہم نے دیکھنا یہ ہے کہ اس وقت جو جھگڑا ہے اس میں حق کیا ہے اور کون ہمدردی کا مستحق ہے جب ہم گذشتہ سو سالہ واقعات پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں صاف نظر آتا ہے کہ ہندو مسلمانوں کو ہر ممکن طریق سے کچلنے کی کوشش کرتے اور صریحاً جنبہ داری اور ناانصافی سے کام لیتے رہے ہیں اگر ملازمتوں کا سوال ہوتا تو وہ مسلمانوں کو محروم رکھ کر ہندوؤں کو دیتے۔ اگر تجارت کا سوال ہوتا تو وہ ہندوؤں کو دی جاتی جس کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ مسلمان مفلس و قلاش ہوتے گئے اور ہندو ترقی کرتے چلے گئے۔ ضروری تھا کہ ظلم کسی نہ کسی دن رنگ لائے اور مسلمان اپنے حقوق کا مطالبہ کریں۔ چنانچہ وہ ہو اد جو ایک لمبے ظلم کی وجہ سے مسلمانوں کے دلوں میں پرورش پا رہا تھا آج پھوٹ پڑا ہے اور اب مسلمان جائز حق کا مطالبہ کرنے لگ گئے ہیں اس وقت تک مسلمانوں کو ناقابل اور نالائق سمجھ کر دھتکار دیا جاتا تھا لیکن آج وہ ایک الگ ملک کا مطالبہ کرتے ہیں جہاں وہ بھی اپنی قابلیت کا اظہار کر سکیں مسلمانوں کا یہ مطالبہ درست ہے۔ اگر ہندوؤں کا حق ہے کہ وہ آزادی کے لئے تگ و دو کریں تو کیا مسلمانوں کا یہ حق نہیں کہ وہ بھی اپنی آزادی اور زندگی کی کشمکش کے لئے ہاتھ پاؤں ماریں۔ اب مسلمانوں کو احساس ہو چکا ہے اور وہ بیدار ہو چکے ہیں اور انہوں نے اپنے حقوق منوانے شروع کر دیئے ہیں اور اس کی ذمہ داری ان ہندو لیڈروں پر ہے جنہیں بار ہا ہم نے بتایا تھا کہ تم مسلمانوں کے حقوق غصب نہ کرو۔

ہم پاکستان کی حمایت اس لئے کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کا جائز حق ہے اور انہیں ملنا چاہیئے اور اگر حق کی تائید میں ہمیں پھانسی پر بھی لٹکا دیا جائے تو یہ ہمارے لئے موجب راحت ہوگا۔

دوسرا نقطۂ نگاہ یہ ہے کہ میں ہندوؤں سے دریافت کرتا ہوں کہ چلو مان لیا جائے کہ مسلمانوں نے ہم پر ظلم کئے تھے۔ لیکن تم تو بتاؤ بھلا تم نے ہمارے ساتھ کونسی خیر خواہی کی ہے حالیہ فسادات میں بہار میں احمدیوں کو قتل کیا گیا۔ قادیان کے پاس ایک سکھ لیڈر نے تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ میں قادیان کی ساری اینٹیں اکھیڑ کر دریائے بیاس میں پھینکوا دوں گا۔ الغرض ہندوؤں نے ظلم کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ اور جہاں تک ان کا بس چلا انہوں نے کمی نہ کی۔

تیسرا نقطۂ نگاہ یہ ہے کہ اگر انصاف کی تائید کرتے ہوئے ہمیں دکھ دیا جائے اور ہم پر ظلم کئے جائیں تو ہمارا یقین ہے کہ ان ظالموں کے اوپر ایک اور بالا ہستی بھی ہے جو ان کے ہاتھ کو روک سکتی اور ان کو سزا دے سکتی ہے۔ اس اخبار نے امان اللہ کے ظلم کے واقعہ کو تو یاد دلایا ہے۔ لیکن اس نے اس کے انجام کو یاد نہیں کیا جو اس ظلم کے نتیجہ میں ہوا تھا۔ ہمارے غالب خدا نے اس کی حکومت کو نیست و نابود کر دیا اس کے خاندان کی دھجیاں اڑا دیں اور اسے ذلیل و خوار ہو کر ملک سے نکلنا پڑا۔ چنانچہ جب وہ سیلون سے جہاز پر سوار ہونے لگا تو اس کے ایک درباری نے مجھے خط لکھا کہ امید ہے کہ اب تو آپ ہمارے لئے بد دعا نہ کریں گے کیونکہ اب ہمیں کافی سزا مل چکی ہے۔ اس نے لکھا کہ اکثر ہم میں یہ تذکرہ ہوتا رہتا ہے کہ ہماری حالت آپ کی بد دعاؤں کے نتیجہ میں ہی ہوئی ہے۔

پس یہ تین نقطۂ نگاہ ہیں اور ہمیں ان تینوں کے لحاظ سے کوئی گھبراہٹ نہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ مسلمانوں پر ظلم ہو رہا ہے اور ان کے حقوق غصب ہو رہے ہیں اور جب ہمیں یہ پتہ لگ گیا تو ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کی مدد کریں اور انصاف کا ساتھ دیتے ہوئے اگر ہماری جان بھی چلی جائے تو پرواہ نہیں۔ دوسرے ہمیں کسی قوم سے بھی نیکی اور ہمدردی کی توقع نہیں۔ وقت آنے پر نہ ہندو ہمارے خیر خواہ ہوں گے نہ مسلمان ہماری مدد کریں گے۔ ساری قومیں ہی ہمیں مظالم کا تختۂ مشق بنائیں گی۔ اور نبیوں کی جماعتوں سے ایسا ہوتا ہی آیا ہے۔ انہیں ہر طرف سے ہی دکھ پہنچا کرتا ہے۔

تیسرے ہمیں اللہ تعالےٰ نے یہ کامل بھروسہ ہے کہ وہ ظالم کے ہاتھ کو روک سکتا ہے اور جو ہمارے مقابل پر آئے گا وہ پاش پاش ہوگا پس جن احساسات کا اظہار اس اخبار نے کیا ہے وہ نہایت ہی ادنیٰ احساسات ہیں۔ ہمیں اس بات کی پرواہ نہیں کہ ہمارا کیا بنے گا اور کل کو ہم سے کیا سلوک ہوگا۔ بلکہ ہمارا کام ہے انصاف کا ساتھ دینا اور مظلوم کی حمایت کرنا خواہ وہ مظلوم ہم سے دشمنی ہی کرے۔ لیکن ہمارا خدا کہے گا کہ میرے بندے حق و انصاف کی خاطر دشمن کی بھی اعانت کرتے ہیں۔ تو کیا میں ان کا دوست ہو کر ان کا ساتھ نہ دوں؟

الفضل ۱۹ رمئی ۱۹۴۷ء

ہمارا رسولؐ فی التحقیقت تمام نبیوں اور رسولوں کا خاتم ہے

ہمارے لئے ایک ایسا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) بھیجا۔ جو تمام امور خیر میں کریم ہے۔ صاحب کمال ہے۔ کمالات کے تمام انواع میں ہر رنگ میں سبقت لے جانے والا ہے۔ تمام رسولوں اور نبیوں کا خاتم ہے۔ اُم القریٰ میں آنے والا موعود نبی سچ مچ محمدؐ ہے۔ کیونکہ اس کے فیضیابوں کی زبانیں ہر وقت اُس کی ستائش سے تر رہتی ہیں۔ اور وہ کامل ستائش کا مستحق ہے۔ کیونکہ اُس نے اُمت کی خاطر انتہائی محنت و مشقت اپنے اوپر لی۔ اور دین کی عمارت کو بلند کیا۔ اور ہمارے لئے ایک روشن اور نمایاں کتاب لایا۔

(از حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام)

مصطفیٰ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بارِ خدایا ہم نے

خیر خواہانِ پاکستان سے دردمندانہ اپیل

خدا کیلئے

وقت کی نزاکت کو پہچانو

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے مدظلہ العالی)

افسوس صد افسوس کہ قائد اعظم مرحوم کی وفات کے اتنی جلدی بعد ہی پاکستان میں ایک ایسا عنصر پیدا ہو رہا ہے۔ جو اپنی تباہ کن پالیسی سے قائد اعظم کے زندگی بھر کے کام کو ملیامیٹ کرنے کے درپے ہے اور ایک دوسرا طبقہ اپنی سادہ لوحی میں اس فتنہ کو ہوا دے رہا ہے۔ قائد اعظم نے اپنی ساری زندگی اس کوشش میں وقف کر رکھی تھی۔ کہ تمام مسلمان کہلانے والے لوگ اپنے بعض مذہبی اختلافات کے باوجود سیاسی میدان میں ایک نقطہ پر جمع ہو جائیں۔ چنانچہ ان کی یہ کوشش خدا کے فضل سے کامیاب ہوئی اور مسلمانوں نے پاکستان کے وجود میں قائد اعظم کی انتھک مساعی کا پھل پا لیا۔ لیکن افسوس ہے کہ قائد اعظم کی آنکھیں بند ہوتے ہی ملک کے اس طبقہ نے جو اپنی گوناگوں اغراض کے ماتحت مسلمانوں کے سیاسی اتحاد میں اپنے مقاصد کی تباہی کے آثار دیکھ رہا ہے قائد اعظم کی اس پالیسی کے خلاف ملک میں افتراق و انشقاق کا بیج بونا شروع کر دیا ہے چنانچہ:۔

(۱) کہا جاتا ہے کہ احمدیہ جماعت (نعوذ باللہ من ذالک) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی منکر ہے اور اس لئے وہ اس بات کی حقدار نہیں کہ مسلمانوں کے سیاسی اتحاد میں شریک کی جائے اور نہ ہی وہ پاکستان میں مسلمانوں کا حصہ بن کر رہنے کے قابل ہے یہ اعتراض کتنا غلط کتنا بے بنیاد اور کتنا خلاف واقعہ ہے! خدا جانتا ہے کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی) کو سچے دل اور کامل یقین کے ساتھ خاتم النبیین مانتے ہیں۔ اور آپ کی نبوت کے دامن کو قیامت تک وسیع جانتے اور قرآنی شریعت کو خدا کی آخری اور دائمی شریعت یقین کرتے ہیں۔ جس کا کوئی فقرہ اور کوئی لفظ اور کوئی حرف کبھی منسوخ نہیں ہو سکتا۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح خاتم النبیین یقین کرتے ہیں جس طرح کہ حضرت شیخ احمد صاحب سرہندی مجدد الف ثانی اور حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب محدث دہلوی مجدد صدی دوازدہم اور جناب مولوی قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند حضور سرور کائنات علیہ السلام کو خاتم النبیین یقین کرتے تھے۔ اور ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی کو اپنے لئے سب فخروں سے بڑھ کر فخر سمجھتے ہیں اور خدا کی لعنت ہے اس شخص پر جو جھوٹا دعوے کرتا ہے۔

(۲) کہا جاتا ہے کہ ہم نعوذ باللہ پاکستان کے غدار ہیں اور پاکستان میں رہتے ہوئے بھی ہندوستان کی وفاداری کا دم بھرتے ہیں۔ اس کے جواب میں بھی ہم اس کے سوا کیا کہہ سکتے ہیں کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ خدا کے فضل سے پاکستان کا ہر احمدی سچے دل سے پاکستان کا وفادار اور دلی خیر خواہ ہے۔ اور اس کے لئے ہر ممکن قربانی کرنے کے لئے تیار ہے اور کوئی ایک نقطہ یا ایک حرف بھی ایسا ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ جس میں پاکستان کے کسی احمدی نے پاکستان سے غداری یا ہندوستان کی وفاداری کا کوئی کلمہ کہا ہو۔ باقی رہے ہندوستان کی حکومت میں بسنے والے احمدی سو جس طرح ہندوستان کے دوسرے مسلمان اپنی سیاسی حکومت کے شہری ہیں۔ اسی طرح ہندوستان کے احمدیوں کا حال ہے۔ اور قائد اعظم کی بھی ہندوستان کے مسلمانوں کو یہی نصیحت تھی کہ تم جس حکومت میں رہو اس کے وفادار ہو کر رہو چنانچہ قائد اعظم کے متعلق اخبار زمیندار لکھتا ہے کہ

> "ہمارے قائد اعظم بارہا اعلان کر چکے ہیں کہ ہندوستانی مسلمانوں کو اپنی حکومت کا وفادار رہنا چاہیئے۔"
>
> (اخبار زمیندار لاہور مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۴۷ء)

بہرحال دنیا بھر کا یہ مسلمہ اصول ہے۔ کہ جو قوم بہت سے ملکوں میں پھیلی ہوئی ہو وہ سیاسی لحاظ سے لازماً اپنے اپنے ملک کی وفادار شہری بنکر رہتی ہے یہ ایک ایسا مجربہ اور تسلیم شدہ اور عالمگیر اصول ہے کہ کوئی دانا شخص اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ ہاں اگر کسی شخص میں ہمت ہے۔ تو وہ یہ ثابت کرے۔ کہ کسی پاکستان میں رہنے والے احمدی نے کبھی ہندوستان کی وفاداری کا دم بھرا ہو۔ پس خدا کے لئے جھوٹے الزامات لگا کر ملک کی فضا کو مکدر نہ کرو۔

(۳) کہا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کے رکن چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے باؤنڈری کمیشن کے سامنے خود اپنے ہاتھوں سے گورداسپور کا ضلع ہندوستان کے سپرد کر دیا۔ اس کے جواب میں اعتراض کرنیوالوں کی حالت پر انا للہ و انا الیہ راجعون کے سوا کیا کہا جا سکتا ہے۔ دنیا جانتی ہے کہ چوہدری صاحب موصوف کو اس کام پر خود قائد اعظم مرحوم نے مقرر کیا تھا۔ اور پھر ہزاروں مسلمانوں اور ہندوؤں اور سکھوں کے سامنے چوہدری صاحب نے قائد اعظم کی ہدایات کے مطابق مسلمانوں کی نمائندگی کی اور اس قابلیت کے ساتھ مسلمانوں کی طرف سے بحث کی کہ اپنوں اور بیگانوں نے انہیں غیر معمولی خراجِ تحسین ادا کیا۔ یہ کارروائی روز انہ قائد اعظم مرحوم کے پاس پہنچتی تھی اور گورنمنٹ کے دفاتر میں اس کی نقل جاتی تھی اور روزانہ اخباروں میں چھپتی تھی۔ اور سینکڑوں مسلمان اس کارروائی کو اپنے کانوں سے سنتے اور آنکھوں سے دیکھتے تھے چنانچہ بحث کے اختتام پر چوہدری صاحب کی بے انتہا تعریف کی گئی۔ اور ان کی خدمات کو بے حد سراہا گیا۔ مثلاً چوہدری صاحب کے کام کے متعلق اسی زمانہ میں ایک اسلامی اخبار نے لکھا کہ:۔

> "حد بندی کمیشن کا اجلاس ختم ہوا . . . . چار دن چوہدری سر ظفر اللہ خانصاحب نے مسلمانوں کی طرف سے نہایت فاضلانہ اور نہایت معقول بحث کی۔ کامیابی بخشنا خدا کے ہاتھ میں ہے مگر جس خوبی اور قابلیت کے ساتھ سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے مسلمانوں کا کیس پیش کیا۔ اس سے مسلمانوں کو اتنا اطمینان ضرور ہو گیا کہ ان کی طرف سے حق و انصاف کی بات نہایت مناسب اور احسن طریقہ سے ارباب اختیار تک پہنچا دی گئی ہے . . . . ہمیں یقین ہے کہ پنجاب کے سارے مسلمان بلا لحاظ عقیدہ ان کے اس کام کے معترف اور شکر گزار ہوں گے"
>
> (اخبار نوائے وقت لاہور مورخہ یکم اگست ۱۹۴۷ء)

یہ تو اس زمانہ میں پبلک کی رائے تھی۔ لیکن آج اتنے سال گزر جانے کے بعد ان کے متعلق بغیر کسی ثبوت اور بغیر دلیل کے بے وفائی اور غداری کا الزام لگایا جا رہا ہے۔ تعصب کا ستیاناس ہو بے انصافی کی بھی کوئی حد ہونی چاہیئے!!!

پھر چوہدری صاحب نے نہ صرف عام پاکستانی کیس کو نہایت قابلیت کے ساتھ پیش کیا۔ بلکہ (کشمیر کے آنیوالے خطرات کے پیش نظر) گورداسپور کے متعلق خاص طور پر زور دیا کہ وہ پاکستان میں شامل ہونا چاہیئے اور اعداد و شمار اور دلائل سے ثابت کیا کہ وہ ایک مسلم اکثریت کا ضلع ہے اور دوسرے مسلم علاقوں کے ساتھ ملتا بھی ہے۔ اسلئے کوئی وجہ نہیں کہ اسے پاکستان سے کاٹ کر ہندوستان میں ڈالا جائے۔ مگر افسوس صد افسوس کہ باوجود اس مخلصانہ اور وفادارانہ خدمت کے اب چوہدری صاحب پر یہ الزام لگایا جا رہا ہے کہ انہوں نے گورداسپور کا ضلع اپنے ہاتھوں ہندوستان کے سپرد کر دیا۔ کیا ایک وفادار قومی کارکن کی بے لوث خدمات کا یہی بدلہ ہے کہ ضرورت کے وقت تو اس سے خدمت لی جائے اور وقت گذر جانے کے بعد اسے غدار کہہ کر لوگوں میں مطعون کیا جائے؟

پھر کیا چوہدری صاحب پر اعتراض کرنے والے لوگ اتنی موٹی سی بات بھی نہیں سمجھ سکتے کہ اگر جماعت احمدیہ نے خود اپنے ہاتھ سے گورداسپور کا ضلع ہندوستان کو دیدیا تھا۔ اور وہ ہندوستان کی حکومت کو ترجیح دیتی تھی۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ قادیان میں ہندوستانی حکومت قائم ہو جانے پر وہ خود قادیان سے نکلکر پاکستان آگئی۔ کیا چوہدری صاحب نے گورداسپور کا ضلع ہندوستان کو اسلئے دیا تھا کہ اس کے بعد ان کی قوم قادیان کو چھوڑ کر اور اتنی مصیبتیں اٹھا کر پاکستان آجائے؟ خدارا سوچو کہ کیا معمولی عقل کا آدمی بھی ایسی مجنونانہ بات کر سکتا ہے؟

(۴) کہا جاتا ہے کہ چوہدری صاحب یو این او کے سامنے کشمیر کو ہندوستان کے پاس فروخت کر رہے ہیں۔ میں اس پر پھر انا للہ و انا الیہ راجعون کے سوا کیا کہہ سکتا ہوں۔ چوہدری صاحب نے جس قابلیت کے ساتھ یو این او میں کشمیر کے کیس پر بحث کی ہے وہ دنیا کی تاریخ کا ایک کھلا ہوا ورق ہے۔ جسے اپنے اور بیگانے دوست اور دشمن سب جانتے ہیں بلکہ حق یہ ہے کہ چوہدری صاحب کی زوردار تقریروں سے ہندوستانی حلقوں تک میں ایک دہشت کی سی کیفیت پیدا ہو رہی ہے۔ پھر کیا یہ ایک حقیقت نہیں کہ چوہدری صاحب اس خدمت پر اپنے آپ نہیں لگ گئے بلکہ خود قائد اعظم نے انہیں اس خدمت پر لگایا تھا۔ اور پھر دیانتدارانہ طور پر ... (باقی صفحہ)

مجھ کو خدا کی عزت و جلال کی قسم کہ میں ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں سے افضل اور خاتم الانبیاء ہیں

مجھ پر اور میری جماعت پر یہ افترائے عظیم ہے کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے

حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ کی طرف سے واضح اور غیر مبہم اعلانات

(۱) اگر اس جگہ یہ استفسار ہو کہ پھر جناب سیدنا و مولانا سید الکل و افضل الرسل حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے کونسا درجہ باقی ہے سو واضح ہو کہ وہ ایک اعلیٰ مقام اور برتر مرتبہ ہے۔ جو اسی کی ذات کامل الصفات پر ختم ہوگیا جس کی کیفیت کو پہونچنا بھی کسی دوسرے کا کام نہیں۔ چہ جائیکہ وہ اور کسی کو حاصل ہو سکے۔" (توضیح مرام ص۲۳ مطبوعہ ۱۸۹۱ء)

(۲) "ہمارا اعتقاد جو ہم دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں۔ جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالےٰ اس عالم گذران سے کوچ کرینگے یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں۔ جن کے ہاتھوں سے اکمال دین ہو چکا۔ اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہونچ چکی۔ جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدا تعالےٰ تک پہنچ سکتا ہے۔" (ازالہ اوہام حصہ اول ص۱۳۷ مطبوعہ ۱۸۹۱ء)

(۳) "اب میں مفصلہ ذیل امور کا مسلمانوں کے سامنے اقرار کرتا ہوں کہ میں جناب خاتم الانبیاء کی نبوت کا قائل ہوں۔ اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین اور دائرۂ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ ایسا ہی میں ملائکہ اور لیلۃ القدر وغیرہ کا قائل ہوں۔" (تقریر واجب الاعلان ص۵ مطبوعہ ۱۸۹۱ء)

(۴) "اور ہمارا اعتقاد ہے کہ ہمارے رسول (سیدنا محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم) تمام رسولوں سے بہتر اور سب رسولوں سے افضل اور خاتم النبیین ہیں۔ اور افضل ہیں ہر ایسے انسان سے جو آئندہ آئے یا جو گذر چکا ہو۔" (آئینہ کمالات اسلام ص۳۷۲ مطبوعہ ۱۸۹۲ء)

(۵) "تمام تعریفیں خدا کے لئے ثابت ہیں۔ جو تمام عالموں کا پروردگار ہے۔ اور درود و سلام اس کے نبیوں کے سردار پر جو اس کے دوستوں میں سے برگزیدہ اور اس کی مخلوقات اور ہر ایک پیدائش میں سے پسندیدہ اور خاتم الانبیاء اور فخر الاولیاء ہے ہمارا سید ہمارا امام ہمارا نبی محمد مصطفیٰ جو زمین کے باشندوں کے دل روشن کرنے کے لئے خدا کا آفتاب ہے۔" (نور الحق ص۱ مطبوعہ ۱۸۹۴ء)

(۶) "وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے پیارے خدا اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔" (اتمام الحجۃ ص۲۷ مطبوعہ ۱۸۹۴ء)

(۷) "مجھے اللہ جل شانہ کی قسم کہ میں کافر نہیں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر میرا عقیدہ ہے۔ اور ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے۔" (کرامات الصادقین ص۲۵ مطبوعہ ۱۸۹۴ء)

(۸) "مجھ کو خدا کی عزت و جلال کی قسم ہے کہ میں مسلمان ہوں اور ایمان رکھتا ہوں اللہ تعالےٰ پر اور اس کی کتابوں پر اور تمام رسولوں اور تمام فرشتوں اور مرنے کے بعد زندہ کئے جانے پر اور میں ایمان رکھتا ہوں اس پر کہ ہمارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں سے افضل اور خاتم الانبیاء ہیں۔" (حمامۃ البشریٰ ص۷ مطبوعہ ۱۸۹۴ء)

(۹) "ہمارے سید و مولا حضرت خاتم الانبیاء سید المطہرین افضل الاولین والآخرین محمد صلے اللہ علیہ وسلم" (انوار القرآن حصہ دوم ص۱۲ مطبوعہ ۱۸۹۵ء)

(۱۰) درود و سلام تمام رسولوں سے بہتر اور تمام برگزیدوں سے افضل محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر کہ خاتم الانبیاء اور شفیع المذنبین اور تمام اولین و آخرین کے سردار ہیں۔ اور آپ کی آل پر کہ طاہر و مطہر ہیں اور آپ کے اصحاب پر کہ حق کا نشان اور اللہ کی حجت ہیں اہل جہان کے لئے۔" (انجام آتھم ص۳۷ مطبوعہ ۱۸۹۶ء)

(۱۱) "اگر دل سخت نہیں ہو گئے تو اس قدر دلیری کیوں ہے کہ خواہ نخواہ ایسے شخص کو کافر بنایا جاتا ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حقیقی معنے کی رو سے خاتم الانبیاء سمجھتا ہے۔ اور قرآن کو خاتم الکتب تسلیم کرتا ہے۔ تمام نبیوں پر ایمان لاتا ہے۔ اور اہل قبلہ ہے۔ اور شریعت کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھتا ہے۔" (سراج منیر ص۷۲ مطبوعہ ۱۸۹۷ء)

(۱۲) "ہمارا ایمان ہے کہ ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور ہم فرشتوں اور معجزات اور تمام عقائد اہلسنت کے قائل ہیں۔" (کتاب البریہ حاشیہ ص۸۳ مطبوعہ ۱۸۹۸ء)

(۱۳) "قرآن شریف جس کا لفظ لفظ قطعی ہے۔ اپنی آیہ کریمہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین

سے بھی اس بات کی تصدیق کرتا تھا کہ فی الحقیقت ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔ پھر کیونکر ممکن تھا کہ کوئی نبی نبوت کے حقیقی معنوں کی رو سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد تشریف لائے۔ (کتاب البریہ حاشیہ ص۱۸۴)

(۱۴) "قرآن شریف میں خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام خاتم النبیین رکھ کر اور حدیث میں خود آنحضرت نے لا نبی بعدی فرما کر اس امر کا فیصلہ کر دیا تھا کہ کوئی نبی نبوت کے حقیقی معنوں کی رو سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نہیں آسکتا۔" (کتاب البریہ حاشیہ ص۱۸۵)

(۱۵) "قرآن شریف صاف فرماتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاؑ ہیں مگر ہمارے مخالف حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو خاتم الانبیاؑ ٹھہراتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ جو صحیح مسلم وغیرہ میں آنے والے مسیح کو نبی اللہ کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ وہاں حقیقی نبوت مراد ہے۔ اب ظاہر ہے کہ جب وہ اپنی نبوت کے ساتھ دنیا میں آئے۔ تو ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کیونکر خاتم الانبیاؑ ٹھہر سکتے ہیں" (کتاب البریہ حاشیہ ص۱۹۱ مطبوعہ ۱۸۹۸ء)

(۱۶) ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاؑ ہیں۔" (ایام الصلح ص۸۶، ۸۷ مجریہ ۱۸۹۹ء)

(۱۷) "قرآن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاؑ ٹھہرایا گیا۔" (اربعین نمبر ۲ ص۲۴ مطبوعہ سنہ ۱۹۰۰ء)

(۱۸) "ہم اس آیت پر سچا اور کامل ایمان رکھتے ہیں جو فرمایا ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین" (ایک غلطی کا ازالہ مطبوعہ سنہ ۱۹۰۱ء)

(۱۹) "عقیدے کی رُو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا ایک اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس کا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاؑ ہے اور سب سے بڑھ کر ہے۔" (کشتی نوح ص۱۵ مطبوعہ سنہ ۱۹۰۲ء)

(۲۰) "ایک وہ زمانہ تھا کہ انجیل کے واعظ بازاروں اور گلیوں اور کوچوں میں نہایت دریدہ دہنی اور سراسر افترا سے ہمارے سید و مولے خاتم الانبیاؑ اور افضل الرسل والاصفیا اور سید المعصومین والاتقیا حضرت محبوب جناب احدیت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ قابل شرم جھوٹ بولا کرتے تھے۔ کہ جناب سے کوئی پیشگوئی یا معجزہ ظہور میں نہیں آیا۔ اور اب یہ زمانہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے علاوہ ان ہزارہا معجزات کے جو ہمارے سردار و مولے شفیع المذنبین صلے اللہ علیہ وسلم سے قرآن شریف اور احادیث میں اس کثرت سے مذکور ہیں جو اعلیٰ درجہ کے تواتر پر ہیں۔ تازہ بتازہ صدہا نشان ایسے ظاہر فرمائے ہیں کہ کسی مخالف اور منکر کو ان کے مقابلہ کی طاقت نہیں۔" (تریاق القلوب ص۵ مطبوعہ سنہ ۱۹۰۲ء)

(۲۱) "ہم مسلمان ہیں ایمان رکھتے ہیں خدا تعالےٰ کی کتاب فرقان حمید پر اور ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارے سردار محمد صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے نبی اور اس کے رسول ہیں۔ اور دوسب دینوں سے بہتر دین لائے۔ اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ آپ خاتم الانبیاء ہیں۔" (مواہب الرحمٰن ص۶۶ مطبوعہ ۱۹۰۳ء)

(۲۲) پانچواں ہزار نیکی اور ہدایت کے پھیلنے کا یہی وہ ہزار ہے جس میں ہمارے سید و مولےٰ ختمی پناہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوئے۔" (لیکچر لاہور مطبوعہ سنہ ۱۹۰۴ء ص۳۱)

(۲۳) "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اور قرآن شریف خاتم الکتب" (پیغام امام ص۳۰ لیکچر ۱۹۰۵ء)

(۲۴) "مجھ پر اور میری جماعت پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے۔ کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے یہ ہم پر افترائے عظیم ہے۔ ہم جس قوت یقین و معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتے اور یقین کرتے ہیں۔ اس کا لاکھواں حصہ بھی وہ لوگ نہیں مانتے۔ (الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۵ء)

(۲۵) "ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں" (حقیقۃ الوحی ص۶۴ مطبوعہ ۱۹۰۵ء)

(۲۶) ہم بارہا لکھ چکے ہیں کہ حقیقی اور واقعی طور پر تو یہ امر ہے کہ ہمارے سید و مولےٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاؑ ہیں۔" (چشمۂ معرفت حاشیہ ص۳۲۴ مطبوعہ ۱۹۰۸ء)

(۲۷) "خدا اس شخص سے پیار کرتا ہے۔ جو اس کی کتاب قرآن شریف کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے۔ اور اس کے رسول حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو درحقیقت خاتم الانبیاؑ سمجھتا ہے۔ (چشمۂ معرفت ص۳۲۴ مطبوعہ ۱۹۰۸ء)

یہ ستائیس حوالجات ہیں جو حضرت اقدس کی کتب سے پیش کئے گئے ہیں۔ ان میں جس صفائی تاکید اور شدومد سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا اقرار کیا۔ اور جس صراحت سے ختم نبوت کے منکر کو کافر قرار دیا ہے۔ وہ آپ کے سامنے موجود ہے۔ اب آپ خود فیصلہ فرما سکتے ہیں۔ کہ ایسے صریح اور صاف اور کثیر التعداد حوالجات کے ہوتے ہوئے مخالفین کا آپ پر انکار ختم نبوت کا اتہام لگانا کہاں تک درست ہے؟

155

"ہو گیا آخر نمایاں فرق نور و نار کا"

از حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بنت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(۱)

جس دلِ صافی میں اترا عکس روئے یار کا
بن گیا وہ بہرِ عالم آئینہ ابصار کا

جس نے دیکھا اسکو اپنی ہی جھلک آئی نظر
مدتوں جھگڑا چلا دنیا میں "نور و نار" کا

خوب بھڑکی آگ عالم بن گیا "دار الفساد"
ابتدا سے کام ہے "ہیزم کشی" اشرار کا

پر خدا سے ڈرنے والے کب ڈرے اغیار سے؟
بڑھ کے آگے کب قدم پیچھے ہٹا "اخیار" کا؟

سب سے افضل تھے مگر اصحابِ ختم المرسلینؐ
خلق میں کامل نمونہ عشق کے کردار کا

نرغۂ اعداء میں گھِر کر بھی نہ "ڈر" جانا کبھی
خواہشِ اعلائے حق تھی شوق تھا دیدار کا

کر دیئے سینے سپر مرتے گئے بڑھتے گئے
منہ پھرایا کفر سے ہر لشکرِ جرار کا

آسماں شاہد ہے اب تک ہاں زمیں کو یاد ہے
کانپ جانا نعرۂ تکبیر سے کفار کا

عشق میں تحلیل روحیں چور زخموں سے بدن
سایۂ شمشیر میں پیغام دینا یار کا

ابرِ رحمت ہو کے جب سارے جہاں پر چھا چکے
کہہ دیا شیطاں نے ہنس کر "زور تھا تلوار کا"

(۲)

پھر نئی صورت میں ظاہر جلوۂ جاناں ہوا
نور پھر اترا جہاں میں "مبدأ الانوار" کا

چن لیا اک عاشقِ خیر الرسل شیدائے دیں
جس کی رگ رگ میں بھرا تھا عشق اپنے یار کا

حکم فرمایا "قلم تھامے ہوئے میداں میں آ"
صفحۂ قرطاس سے رد کر عدو کے وار کا

پھینک کر شمشیر و خنجر آج دنیا کو دکھا
جذبِ صادق رعبِ ایماں عاشقانِ زار کا

"گالیاں کھا کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو"
روز دل پر تیر کھاؤ حکم ہے دلدار کا

ایک دن تو سب نے مرنا ہے یہ کچھ مشکل نہیں
دن میں سو سو بار مرنا کام ہے ابرار کا

نوکِ خامہ سے سلجھتی گتھیاں دیکھا کئے
خوب تار و پود بگڑا دجل کی سرکار کا

جھوٹ کے منہ سے اترنے جب لگی پھٹ کر نقاب
ہو گیا دشوار سینا اس کے اک اک تار کا

سانپ کی مانند بل کھاتا ہے ابلیسِ لعیں
دیکھ کر رنگِ جمالی احمدِ مختار کا

حق و باطل میں کرے گی چشمِ بینا امتیاز
ہو گیا آخر نمایاں فرق "نور و نار" کا

مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضۂ روحانی کا کمال ثابت کرنے کیلئے آپؐ ہی کے فیض کی برکت سے یہ درجہ ملا

شریعت والی نبوت تا قیامت منقطع ہو چکی ہے۔ قرآن شریف کا ایک شعشعہ بھی منسوخ نہیں ہو سکتا

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کے دعوئے نبوت کی حقیقت حضورؑ کے اپنے الفاظ میں

مخالفین احمدیت ہم پر یہ الزام لگاتے ہیں۔ کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حقیقی اور مستقل نبوت کا دعوٰے فرمایا ہے۔ حالانکہ یہ صریح کذب بیانی ہے ــــ حضرت سرور کائنات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پہلے دو قسم کی نبوتیں جاری تھیں ایک شریعت والی نبوت اور دوسری وہ نبوت جس کے ساتھ کوئی شریعت نہیں ہوتی تھی۔ مگر یہ دونوں قسم کی نبوتیں بغیر کسی سابق نبی کے وسیلہ کے براہ راست خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوا کرتی تھیں جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ چونکہ یہ دونوں قسم کی نبوتیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے منافی ہیں اس لئے اب یہ دونوں قسم کی نبوتیں ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئی ہیں۔ یعنی اب نہ تو کوئی صاحب شریعت نبی آسکتا ہے اور نہ کوئی ایسا غیر تشریعی نبی آسکتا ہے۔ جسے براہ راست نبوت عطا کی گئی ہو ــــ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعوٰے ان دونوں قسم کی نبوتوں میں سے کسی قسم کی نبوت کا بھی نہ تھا یعنی آپ کو نہ تو ایسی نبوت کا دعوٰے تھا۔ جو شریعت والی ہو۔ جیسے کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام اور بعض اور انبیاء تھے اور نہ آپ ایسی نبوت کے مدعی تھے۔ جس کے ساتھ کوئی شریعت نازل نہیں ہوتی تھی۔ مگر جو براہ راست خدا تعالےٰ کی طرف سے ملتی تھی۔ اور اس میں کسی اور نبی کے وسیلہ کا کوئی دخل نہیں ہوتا تھا ــــ حضرت مرزا صاحبؑ کا دعوٰے ایسی نبوت کا تھا۔ جس کے ساتھ کوئی نئی شریعت نہ ہو۔ اور جو محض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ اور طفیل سے ملی ہو۔ اسی کو حضورؑ نے امتی نبوت سے موسوم فرمایا ہے ــــ واضح رہے کہ ایسی نبوت آنحضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی کو نہ ملی تھی۔ کیونکہ یہ مرتبہ عالیہ آپؐ کو ہی عطا ہوا تھا۔ کہ آپ کی متابعت اور غلامی کے طفیل آپؐ کا کامل امتی اس درجہ کو پا سکے ــــ پس جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے جو دو قسم کی نبوتیں جاری تھیں وہ دونوں اب ہمیشہ کے لئے ختم ہو چکی ہیں۔ کیونکہ وہ صریحاً ختم نبوت کے منافی ہیں۔ البتہ امتی نبوت کا دروازہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے بند نہیں ہے۔ یعنی ایسی نبوت جو اسلام کی شریعت کے ایک شعشہ کو بھی منسوخ نہ کرے اور جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی کی برکت حضورؐ کی متابعت و فرمانبرداری کے نتیجہ میں حضورؐ ہی کے وسیلہ اور طفیل سے حاصل ہو ــــ صاف ظاہر ہے کہ ایسی نبوت حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے منافی نہیں ہے۔

کونسی نبوت ختم کے منافی ہے

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شریعت والے نبی کے آنے سے حضورؐ کی شریعت منسوخ ہوتی ہے اور ثابت ہوتا ہے کہ شریعت محمدیہ ایسی کامل شریعت نہیں تھی جو ہمیشہ کے لئے قائم رکھی جاتی اور یہ امر حضورؐ کے افضل الانبیاء ہونے کی شان کے خلاف ہے۔ اور اگر حضورؐ کے بعد کوئی ایسی غیر تشریعی نبی آجائے جس نے نبوت حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ و طفیل سے نہیں بلکہ براہ راست پائی ہو۔ تو معلوم ہوگا کہ قوت قدسیہ پر یہ زد آتی ہے کہ وہ کوئی ایسا شخص تیار نہ کر سکی جو وقت ضرورت اصلاح امت کا کام انجام دے سکے ظاہر ہے کہ یہ امر بھی حضور اکرمؐ کی شان کے بالکل منافی ہے۔ لیکن امتی نبی کا مبعوث ہونا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کے ہرگز منافی نہیں۔ کیونکہ وہ نہ تو جدید شریعت لانے والا ہوگا نہ شریعت محمدیہ میں کمی بیشی کرنے والا۔ نہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بار احسان سے آزاد ہو سکتا ہے۔ اور نہ اسکے آنے سے حضورؐ کی قوت قدسیہ پر کوئی حرف آسکتا ہے۔ کیونکہ وہ تو آپؐ کا امتی آپکا غلام اور آپؐ کے طفیل ہی نبوت پانے والا ہے۔ اور اس کا کام اسلام کی صداقت اور شریعت اسلامیہ کی حفاظت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی فضیلت ثابت کرنے کے سوا اور کچھ نہ ہوگا۔

محولہ بالا سطور کی تائید میں ذیل میں حضرت مرزا صاحبؑ کی تحریروں میں سے مختلف اقتباسات دیئے جاتے ہیں۔ جن سے ہر خدا ترس انسان بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے کہ حضور علیہ السلام نے کس قسم کی نبوت کا دعوٰے فرمایا؟ اس نبوت کا جس کا مخالفین الزام لگاتے ہیں یا ایسی نبوت کا جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان ختم نبوت کے نہ صرف منافی نہیں ہے۔ بلکہ حضورؐ کے عظیم الشان رتبہ کو ظاہر کرنے والی ہے۔

شریعت والی نبوت تا قیامت منقطع ہو گئی

(۱) "نبوت تامہ جو وحی شریعت کی حامل ہوتی ہے وہ منقطع ہو چکی ہے۔ لیکن وہ نبوت جس میں مبشرات کے سوا کچھ بھی نہیں ہے وہ قیامت تک باقی ہے . . . . . اور وہ نبوت جو تامہ کاملہ ہے اور جس میں وحی کے سب کمالات جمع ہوتے ہیں ہم اس کے ختم ہو جانے پر ایمان لاتے ہیں" (توضیح مرام ص۲ مطبوعہ ۱۸۹۱ء)

(۲) "ہم یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعشعہ یا نقطہ اس کے شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا۔ جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کو تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے۔ تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد و کافر ہے"۔

(ازالہ اوہام ص۱۳۷ و ۱۳۸ مطبوعہ ۱۸۹۱ء)

(۳) "قرآن شریف کا ایک شعشعہ یا نقطہ منسوخ نہیں ہوگا" (نشان آسمانی ص۳۰ مطبوعہ ۱۸۹۲ء)

(۴) "جو شخص قرآن شریف کو چھوڑ کر اور اس شریعت غرا کے احکام کو ترک کرنے رسالت و نبوت حقیقہ کا دعوے کرے تو وہ کافر کذاب ہے"۔

(انجام آتھم ص۲۷ مطبوعہ ۱۸۹۶ء)

(۵) "ہم اس بات کے قائل و معترف ہیں کہ نبوت کے حقیقی معنوں کی رو سے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نہ کوئی نیا نبی آسکتا ہے اور نہ پرانا۔ قرآن ایسے نبیوں کے ظہور سے مانع ہے"۔

(سراج منیر ص۳ مطبوعہ ۱۸۹۷ء)

(۶) "حقیقی نبوت کے دروازے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بکلی بند ہیں اب نہ کوئی جدید نبی حقیقی معنوں کی رو سے آسکتا ہے اور نہ کوئی قدیم"۔

(سراج منیر ص۲ مطبوعہ ۱۸۹۷ء)

قرآن شریف کا ایک شعشعہ بھی منسوخ نہیں ہو سکتا

(۷) "ہمارا ایمان ہے کہ آخری کتاب اور آخری شریعت قرآن ہے۔ اور بعد اس کے قیامت تک ان معنوں سے کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ جو صاحب شریعت ہو یا بلا واسطہ متابعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وحی پا سکتا ہو بلکہ قیامت تک یہ دروازہ بند ہے اور متابعت نبوی سے وحی حاصل کرنے کے لئے قیامت تک دروازے کھلے ہیں۔ اور وہ وحی جو اتباع کا نتیجہ ہے کبھی ختم نہیں ہوگی۔ مگر نبوت شریعت والی یا نبوت مستقلہ منقطع ہو چکی ہے"۔ (تحکیم ربانی کا ریویو ص۶ مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

(۸) "اور جس نے کہا میں امت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے نہیں ہوں اور دعوے کیا کہ میں صاحب شریعت نبی ہوں یا بے شریعت نبی ہوں اور امت محمدیہ سے نہیں ہوں۔ اس کی مثال اس شخص کی ہے جسے سیلاب نے آدبایا اور مار کر چھوڑا" (تحکیم ربانی کا ریویو ص۷)

(۹) "آپؐ کے بعد براہ راست فیوض نبوت منقطع ہو گئے۔ اور اب کمال نبوت صرف اسی شخص کو ملے گا جو اپنے اعمال پر اتباع نبوی کی مہر رکھتا ہوگا۔ اور اس طرح وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا اور آپؐ کا وارث ہوگا"۔ (تحکیم ربانی کا ریویو ص۷)

(۱۰) "نبوت گو بغیر شریعت ہو اس طرح پر تو منقطع ہے کہ کوئی شخص براہ راست مقام نبوت حاصل کر سکے لیکن اس طرح پر ممتنع نہیں کہ وہ نبوت چراغ نبوت محمدیہ سے مکتسب اور مستفاض ہو۔ یعنی ایسا صاحب کمال ایک جہت سے تو امتی ہو اور دوسری جہت سے بوجہ اکتساب انوار محمدیہ نبوت کے کمالات بھی اپنے اندر رکھتا ہو"۔ (تحکیم ربانی کا ریویو ص۷)

(۱۱) "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت مستقلہ جو براہ راست ملتی ہے اس کا دروازہ قیامت تک بند ہے۔ اور جب تک کوئی امتی ہونے کی حقیقت اپنے اندر نہیں رکھتا۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کی طرف منسوب نہیں تب تک وہ کسی طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ظاہر نہیں ہو سکتا"۔

(تحکیم ربانی کا ریویو ص۷ مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

(۱۲) "کوئی شریعت جدید آپؐ کے بعد نہیں اور نہ کوئی کتاب آپؐ کی شریعت اور کتاب کو منسوخ کرنے والی ہو سکتی ہے"۔ (مواہب الرحمٰن ص۶۶ مطبوعہ ۱۹۰۳ء)

(۱۳) "نبوت تشریعی کا دروازہ بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بالکل مسدود ہے۔ اور قرآن مجید کے بعد اور کوئی کتاب نہیں جو نئے احکام سکھائے یا قرآن شریف کا حکم منسوخ کرے یا اس کی پیروی معطل کرے۔ بلکہ اس کا عمل قیامت تک ہے"۔

(الوصیت صفحہ ۱۲ مطبوعہ ۱۹۰۵ء)

کوئی مستقل نبی نہیں آسکتا

(۱۴) "نبی کے لفظ سے اس زمانہ کے لئے صرف خدا

کی یہ مراد ہے کہ کوئی شخص کامل طور پر شرف مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ حاصل کرے اور تجدید دین کے لئے مامور ہو۔ یہ نہیں کہ وہ کوئی دوسری شریعت لائے۔ کیونکہ شریعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی پر نبی کے لفظ کا اطلاق بھی جائز نہیں جب تک کہ اس کو امتی بھی نہ کہا جائے۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ ہر ایک انعام اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے پایا ہے نہ براہ راست۔

(تجلیات الٰہیہ حاشیہ صفحہ ۹ مطبوعہ ۱۹۰۶ء)

(۱۵) مستقل نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی۔ مگر ظلی نبوت جس کے معنی ہیں محض فیض محمدی سے وحی پانا وہ قیامت تک باقی رہے گی۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸ مطبوعہ ۱۹۰۷ء)

(۱۶) کیا کوئی عقل تجویز کر سکتی ہے کہ اسلام کے لئے یہ مصیبت کا دن بھی باقی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی بھی آئے گا جو مستقل نبوت کی وجہ سے آپ کی ختم نبوت کی مہر توڑ دے گا۔ اور آپ کی فضیلت خاتم الانبیاء ہونے کی چھین لے گا۔ اور آپ کی پیروی سے نہیں بلکہ براہ راست نبوت حاصل رکھتا ہو گا۔ ...... یقیناً سمجھو کہ خدا ہرگز ایسا نہیں کرے گا۔ بیشک حدیثوں میں مسیح موعود کے ساتھ نبی کا نام موجود ہے۔ مگر ساتھ اس کے امتی کا نام بھی تو موجود ہے اور اگر موجود نہ بھی ہوتا۔ تو مفاسدہ مذکورۂ بالا پر نظر کر کے ماننا پڑتا کہ ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا کہ کوئی مستقل نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آئے۔ کیونکہ ایسے شخص کا آنا صریح طور پر ختم نبوت کے منافی ہے۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۹-۳۰ مطبوعہ ۱۹۰۷ء)

(۱۷) خدا اس شخص کا دشمن ہے جو قرآن شریف کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہے۔ اور محمدی شریعت کے برخلاف چلتا ہے۔ اور اپنی شریعت چلانا چاہتا ہے۔

(چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۴، ۳۲۵ مطبوعہ ۱۹۰۸ء)

حقیقی نبوت کا دعوےٰ کرنیوالا ملحد بے دین ہو

(۱۸) ہمارا یہی مذہب ہے کہ جو شخص حقیقی طور پر نبوت کا دعوےٰ کرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن فیوض سے اپنے تئیں الگ کر کے اور اس پاک سرچشمہ سے جدا ہو کر آپ ہی براہ راست نبی اللہ بننا چاہے تو وہ ملحد بے دین ہے۔ غالباً ایسا شخص اپنا کوئی نیا کلمہ بنائے گا۔ اور عبادات میں کوئی نئی طرز پیدا کرے گا۔ اور احکام میں کچھ تبدل و تغیر کر دے گا۔ پس بلاشبہ وہ مسیلمہ کذاب کا بھائی ہے اور اس کے کافر ہونے میں کچھ شک نہیں۔ ایسے خبیث کی نسبت کیونکر کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ قرآن شریف کو مانتا ہے (انجام آتھم حاشیہ صفحہ ۲۷ مطبوعہ ۱۸۹۷ء)

(۱۹) بیہودہ اعتراضوں کو چھوڑ دو اور ناحق کی نکتہ چینیوں سے پرہیز کرو اور فاسقانہ خیالات سے اپنے تئیں بچاؤ۔ جھوٹے الزام مجھ پر مت لگاؤ کہ حقیقی طور پر نبوت کا دعوےٰ کیا ہے ...... بار بار کہتا ہوں کہ یہ الفاظ رسول اور مرسل اور نبی کے میرے الہام میں میری نسبت خدا تعالےٰ کی طرف سے بیشک ہیں۔ لیکن اپنے حقیقی معنوں پر محمول نہیں۔

(سراج منیر صفحہ ۳ مطبوعہ ۱۸۹۷ء)

(۲۰) میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے .... جاہل مخالف میری نسبت الزام لگاتے ہیں کہ یہ شخص نبی یا رسول ہونے کا دعوےٰ کرتا ہے۔ مجھے ایسا کوئی دعویٰ نہیں میں اس طور سے جو خیال کرتے ہیں۔ (یعنی بلحاظ تشریعی یا نبوت مستقلہ) نہ نبی ہوں نہ رسول ہوں ہاں میں اس طور سے نبی اور رسول ہوں جس طور سے ابھی میں نے بیان کیا ہے۔

(ایک غلطی کا ازالہ مطبوعہ ۱۹۰۱ء)

(۲۱) اس نکتہ کو یاد رکھو کہ میں رسول اور نبی نہیں ہوں یعنی باعتبار نئی شریعت اور نئے دعوے اور نئے نام کے اور میں رسول اور نبی ہوں یعنی باعتبار ظلیت کاملہ کے میں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے۔ (نزول المسیح صفحہ ۳ مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

(۲۲) بالآخر یاد رہے کہ ایک امتی کو جو محض وہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے درجہ وحی اور الہام اور نبوت کا پاتا ہے۔ نبی کے نام کا اعزاز دیا جائے تو اس سے مہر نبوت نہیں ٹوٹتی کیونکہ وہ امتی ہے اور اس کا اپنا وجود کچھ نہیں اور اس کا کمال نبی متبوع کا کمال ہے۔ اور وہ صرف نبی نہیں کہلاتا بلکہ نبی بھی اور امتی بھی۔ مگر کسی ایسے نبی کا آنا جو امتی نہیں ہے ختم نبوت کے منافی ہے۔

(چشمہ مسیحی حاشیہ صفحہ ۶۹ مطبوعہ ۱۹۰۶ء)

یہ شرف مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا

(۲۳) یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا اگر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ و مخاطبہ ہرگز نہ پاتا کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو پس اس بنا پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی

اے روحِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

واجبِ قتل ترے نام پہ ٹھہرائے گئے
"کافر و ملحد و دجال ہمیں کہتے ہیں"
چار سُو کی ترے قرآں کی منادی ہم نے
مہدی و عیسےٰ نے دوراں کو دیا تیر اسلام
آیۂ ختمِ نبوت ہے گواہی دیتی
وہ نبی تھا تو فقط تیری نبوت کے طفیل
غیر ممکن تھا کہ وہ تازہ شریعت لاتا
وہی قبلہ وہی کعبہ وہی اس کا کلمہ
"قطرہ دریا میں جو مل جائے تو دریا ہو جائے"

گھر سے جو نکلے ترے نام کی عزت کیلئے
ہم کہ جیتے ہیں ترے دین کی عظمت کیلئے
کوہ و صحرا میں پھرے اس کی اشاعت کیلئے
اس کی طاعت کی تو کی تیری اطاعت کیلئے
تیری امت کے مسیحا کی صداقت کیلئے
اس کی بعثت تھی تو تھی تیری ہی بعثت کیلئے
تیرا قرآن ہے تا روزِ قیامت کیلئے
دہر میں آیا تھا وہ تیری نیابت کیلئے
تھا وہ اک شاہد تری ہی خاتمیت کیلئے

اے خدا روحِ محمد پہ درود اور سلام
گالیاں سنتے ہیں ہم اس کی محبت کیلئے

ناظم الہند عبد المنان

حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کیلئے دعا کی درخواست

لاہور۔ ۲۲ جولائی۔ حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری ضعیف العمری اور جسمانی کمزوری کے باوجود حسب معمول تربیت و تبلیغ کے اہم [illegible] بجا لانے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ احباب خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ کامل صحت و عافیت کے ساتھ آپ کی عمر میں برکت ڈالے۔ اور احباب کو آپ کے قیمتی و بابرکت وجود سے زیادہ سے زیادہ استفادہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

الفضل کے خاتم النبیین نمبر کی تدوین میں آپ کے تحریر فرمودہ مضامین سے جو آپ نے ایک زمانہ میں شائع فرمائے تھے۔ بہت فائدہ اٹھایا گیا ہے۔ جزاہم اللہ تعالےٰ احسن الجزاء۔

آمین! (ادارہ)

مجھ میں اور میری نبوت یعنی مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ایک ظل ہے۔ اور بجز اس کے میری نبوت اور کچھ بھی نہیں۔ وہی نبوت محمدیہ ہے جو مجھ میں ظاہر ہوئی ہے۔ اور چونکہ میں محض ظل ہوں اور امتی ہوں۔ اسلئے آنجناب صلے اللہ علیہ وسلم کی اس میں کسر شان نہیں۔

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۶ مطبوعہ ۱۹۰۶ء)

★ ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دین
دل سے ہیں خدامِ ختم المرسلینؐ
★ سارے حکموں پہ ہمیں ایماں ہے
جان و دل اس راہ پر قربان ہے
★ تم ہمیں دیتے ہو کافر کا خطاب
کیوں نہیں لوگو تمہیں خوفِ عقاب

([illegible])

جماعت احمدیہ کا عقیدہ مسئلہ ختم نبوت کے متعلق وہی ہے

جو قرآن مجید احادیث اور علمائے سلف صالحین کے اقوال سے ثابت ہے

غیر شرعی امتی نبی کا آنا خاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی کے ہرگز منافی نہیں ہے

از مکرم جلال الدین صاحب شمس سابق امام مسجد لنڈن

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی جماعت احمدیہ کی تحریرات سے جو اسی پرچہ میں دوسری جگہ درج ہیں۔ روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔ کہ آپ اور آپ کی جماعت سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر بصدق دل ایمان رکھتی ہے۔ اس لئے مخالفوں کا یہ کہنا کہ احمدی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ ایک کھلا افترا اور صریح بہتان ہے۔

احراری علماء کے نزدیک خاتم النبیین اور لا نبی بعدی کے معنے

احرار کے امیر شریعت عطاء اللہ شاہ بخاری نے نوشہرہ جامع مسجد میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"جس طرح قرآن مجید کی آیت لا ریب فیہ پر لا نے اس بات کی وضاحت کر دی ہے کہ خداوند قدوس کی مقدس کتاب میں کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ اسی طرح حضور خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان لا نبی بعدی میں لا نے اس بات کی پوری وضاحت کر دی ہے کہ میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آئے گا۔" (آزاد ۳ جولائی ۱۹۵۲ء)

"زمیندار" کا عقیدہ

موجودہ شورش کا ایک اور علمبردار زمیندار مقالہ افتتاحیہ میں زیر عنوان "تحفظ ختم نبوت" لکھتا ہے۔

مسلمانوں کا یہ عقیدہ بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پیغمبر آخر الزمان ہیں۔ اس لئے ان کے بعد ظلی یا بروزی نیا یا پرانا۔ اصلی یا نقلی نبی نہیں آسکتا۔"

"اگر کوئی شخص اس کے برعکس عقیدہ رکھتا ہے۔ تو وہ شرک فی النبوۃ کا مرتکب ہے۔ اس لئے دائرہ اسلام سے بھی خارج ہے۔" (زمیندار ۳ جولائی)

امیر انجمن خدام الدین لاہور کے نزدیک خاتم النبیین کے معنے

مولوی احمد علی صاحب فرماتے ہیں

"خاتم النبیین کے معنے اس وقت سے لے کر آج تک علماء نبوت کے ختم کرنے والے کرتے آئے ہیں آپ نے خود فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا نہ ظلی نہ بروزی نہ اصلی و نقلی نبی کے لفظ کا آپ کے بعد کسی پر اطلاق نہیں ہو سکتا"

(آزاد ۴ جولائی ۱۹۵۲ء)

احمدیوں کے نزدیک خاتم النبیین اور لا نبی بعدی سے مراد

بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"آپ ان معنوں میں خاتم الانبیاء ہیں کہ ایک تو تمام کمالات نبوت آپ پر ختم ہیں۔ اور دوسرے یہ کہ آپ کے بعد کوئی شریعت لانے والا رسول نہیں اور نہ کوئی ایسا نبی ہے جو آپ کی امت سے باہر ہو۔"

(ضمیمہ چشمہ معرفت ص۹ مطبوعہ ۱۹۰۸ء)

اور فرماتے ہیں:۔

"اور وہ (یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم) خاتم الانبیاء بنے۔ مگر ان معنوں سے نہیں کہ آئندہ ان سے کوئی روحانی فیض نہیں ملے گا بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحب خاتم ہے بجز اس کی مہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا۔ اور اس کی امت کے لئے قیامت تک مکالمہ اور مخاطبہ الہیہ کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوگا۔ اور بجز اس کے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں ایک وہی ہے جس کی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے۔ اور اس کی ہمت اور ہمدردی نے امت کو ناقص حالت پر چھوڑنا نہیں چاہا۔ اور ان پر وحی کا دروازہ جو حصول معرفت کی اصل جڑ ہے بند رہنا گوارا نہیں کیا۔ ہاں اپنی ختم رسالت کا نشان قائم رکھنے کے لئے یہ چاہا کہ فیض وحی آپ کی پیروی کے وسیلہ سے ملے۔ اور جو شخص امتی نہ ہو۔ اس پر وحی الٰہی کا دروازہ بند ہو۔ سو خدا نے ان معنوں سے آپ کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا۔"

(حقیقۃ الوحی ص۲۷)

نیز فرماتے ہیں:۔

"اگر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے۔ تو پھر بھی میں کبھی شرف مکالمہ ومخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔ کیونکہ بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا۔ اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے۔ مگر وہی جو پہلے امتی ہو"

(تجلیات الٰہیہ ص۲۵)

دونو تشریحوں میں سے کونسی تشریح درست ہے؟

ظاہر ہے کہ ہمارے مخالفوں کا ہمیں یہ الزام دینا کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے منکر ہیں ایک صریح کذب وافترا ہے ہمارے اور ان کے درمیان اس بارہ میں کوئی اختلاف ہے تو وہ صرف تشریح و تفسیر کا ہے۔ ہمارے مخالف جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے خاتم النبیین اور لا نبی بعدی سے یہ مراد لیتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نیا ہو یا پرانا شارع ہو یا غیر شارع نہیں آسکتا۔ اور ہمارے نزدیک خاتم النبیین اور لا نبی بعدی ایسے نبی کے آنے کو مانع نہیں ہیں۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا امتی ہو۔ اور آپ کی اتباع اور پیروی کی برکت سے غیر شرعی نبوت کے مقام کو حاصل کرے۔ اور آپ کی شریعت اور آپ کے دین کی دنیا میں اشاعت کرے۔ اور آپ کے خادموں میں سے ہو۔ اب دیانتداری کا تقاضا یہ ہے کہ ہم قرآن مجید اور احادیث اور اقوال ائمہ سلف صالحین میں غور کریں۔ اور دیکھیں کہ دونوں تشریحوں میں سے کونسی تشریح درست ہے۔ اور کونسی غلط۔

قرآن مجید احمدی تشریح کو درست قرار دیتا ہے

قرآن مجید کی ان آیات میں سے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد غیر شرعی امتی نبی کے آنے پر دلالت کرتی ہیں۔ صرف ایک آیت پیش کرتا ہوں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ جو تشریح خاتم النبیین اور لا نبی بعدی کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی جماعت احمدیہ نے پیش کی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے نبوت کا مقام حاصل ہو سکتا ہے درست اور صحیح ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا (سورۃ النساء)

یعنی جو خدا اور اس رسول یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کریں گے۔ وہ ان لوگوں میں سے ہوں گے جن پر خدا تعالےٰ کا انعام ہوا یعنی نبیوں، صدیقوں شہید اور صالحین سے

اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے امت میں چار قسم کے لوگ پیدا ہوں گے نبی۔ صدیق۔ شہید اور صالح

پس جب امت میں خدا تعالےٰ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے صالح بن سکتے ہیں شہید بن سکتے ہیں صدیق ہو سکتے ہیں تو نبی بھی ہو سکتے ہیں۔ اور اگر امت محمدیہ میں سے کسی فرد کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور پیروی کی برکت سے مقام نبوت حاصل ہونا ناممکن ہوتا تو آیت میں النبیین کے لفظ کا ذکر نہ کیا جاتا

ایک اعتراض کا جواب

اس آیت کے متعلق حضرات علماء کا یہ عذر کہ اس میں مَعَ کا لفظ ہے۔ جس کے معنے ساتھ کے ہوتے ہیں اور آیت کا مفہوم یہ ہے کہ وہ نبیوں کے ساتھ ہوں گے۔ نبی نہ ہوں گے ایک باطل عذر ہے۔ کیونکہ اسے صحیح ماننے کی صورت میں یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ اگر نبیوں کے ساتھ ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ نبیوں کے ساتھ ہوں گے نبی نہیں ہوں گے۔ تو بقیہ آیت کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ اللہ تعالےٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والے صدیقوں کے ساتھ ہوں گے۔ صدیق نہیں ہوں گے۔ شہداء کے ساتھ ہوں گے۔ شہید نہیں ہوں گے۔ صالحین کے ساتھ ہوں گے۔ خود صالح نہیں ہوں گے۔ اور یہ معنے ایسے ہیں کہ جسے کوئی صحیح العقل مومن ماننے کے لئے تیار نہیں ہوگا

اصل بات یہ ہے کہ مَعَ کے معنے عربی زبان میں مِنْ یعنی "سے" کے بھی ہوتے ہیں چنانچہ قرآن مجید میں ایک جگہ ابلیس کے متعلق فرمایا۔ لم یکن مع الساجدین اور دوسری جگہ فرمایا۔ لم یکن من الساجدین کہ وہ سجدہ کرنیوالوں میں سے نہ ہوا۔ اسی طرح قرآنی دعا وتوفنا مع الابرار کے ہرگز یہ معنے نہیں کہ جس روز نیک مریں۔ اسی روز ان کے ساتھ ہم بھی مر جائیں بلکہ اس کے یہ معنے ہیں کہ اے خدا ہمیں نیکوں میں سے بنا کے وفات دیجیو۔ اور آیت کونوا مع الصادقین کے معنے عربی لغت کی کتابوں میں کونوا صادقین لکھے ہیں۔ یعنی سچوں کے ساتھ ہو جاؤ سے مراد یہ ہے کہ سچے بن جاؤ۔

اور اگر حضرات علماء کے معنے درست تسلیم کئے جائیں تو آیت میں مع کا لفظ الذین انعم اللہ علیہم کے ساتھ آیا ہے اور حضرات علماء کی تشریح کے مطابق آیت کے معنے یہ ہوں گے کہ اللہ تعالےٰ اور الرسول کی اطاعت کرنیوالے ان لوگوں کے ساتھ ہونگے جن پر خدا تعالےٰ کا انعام ہوا۔ لیکن خود ان پر اللہ تعالےٰ کا انعام نہیں ہوگا یعنی وہ منعم علیہم نہ ہوں گے۔ اے بھائیو غور کرو کیا کوئی عقلمند مسلمان ان معنوں کو صحیح تسلیم کر سکتا ہے؟ یعنی یہ کہ امت محمدیہ پر خدا تعالےٰ کا انعام ہی نہیں ہوگا۔ مگر یہ معنے صحیح تسلیم کئے جائیں۔ تو امت محمدیہ کو لازمی طور پر یا تو مغضوب علیہم میں شامل کرنا پڑے گا یا الضالین (گمراہوں) کے گروہ میں کیونکہ سورہ فاتحہ میں اللہ تعالےٰ نے تین ہی گروہ بتائے ہیں۔ ایک گروہ ان لوگوں کا ہے۔ جن پر خدا تعالےٰ کا انعام ہوتا ہے۔ دوسرا گروہ مغضوب علیہم کا ہے جو خدا تعالےٰ کے غضب کا مورد ہوتا ہے۔ تیسرا گروہ الضالین کا ہے۔ اب اگر اللہ تعالےٰ اور الرسول کی اطاعت کرنیوالے منعم علیہ گروہ میں سے نہ قرار دیئے جائیں تو یا انہیں مغضوب علیہم میں سے شمار کرنا ہوگا یا الضالین کے گروہ میں سے قرار دینا پڑے گا۔ پس ہمیں لازمی طور پر یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اس آیت میں مع الذین انعم اللہ علیہم سے اللہ تعالےٰ کا منشا یہی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے نبی کا آنا بھی ممکن ہے اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے بتصریح فرما دیا ہے کہ منعم علیہم چار قسم کے لوگ ہیں۔ نبی۔ صدیق۔ شہید اور صالح اور سورہ فاتحہ میں خود اللہ تعالےٰ نے یہ دعا سکھلائی ہے۔ کہ ہمیں اللہ تعالےٰ ان لوگوں کے راستہ پر چلائے۔ جن پر اس کا انعام ہوا تھا۔ اس دعا کے سکھانے میں بھی یہ صاف اشارہ پایا جاتا ہے کہ امت محمدیہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے نتیجہ میں تمام قسم کے انعامات ہونگے لیکن نبوت چونکہ اجتماعی اور قومی نعمت ہے۔ اور ضرورت کے وقت دی جاتی ہے۔ اس لئے یہ اعتراض نہیں کیا جا سکتا کہ پہلے نبی کیوں نہ آئے۔ الغرض اس آیت سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک کامل امتی آپ کی اطاعت اور پیروی کی برکت سے نبوت کے مقام کو حاصل کر سکتا ہے

بھائیو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تشریح کو پڑھو جو آپ نے "خاتم النبیین" کی بیان فرمائی ہے۔ اور ہمارے مخالفوں نے جو تشریح کی ہے اسے بھی پھر پڑھو اور دیکھو کہ یہ آیت کریمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بتائی ہوئی تشریح کی تصدیق کرتی ہے یا نہیں؟ اور ہمارے مخالفوں کی تشریح کو باطل قرار دیتی ہے یا نہیں؟ میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ جب آپ غور کریں گے۔ تو آپ کو اس کے سوائے کوئی چارہ نہ ہوگا کہ آپ فیصلہ کریں کہ جو تشریح خاتم النبیین اور لا نبی بعدی کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائی ہے۔ خدا تعالےٰ کے کلام کی رو سے وہی سچی اور درست ہے۔

احادیث سے کونسی تشریح درست ثابت ہوتی ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادہ ابراہیم کی وفات پر جو آیت خاتم النبیین کے نزول کے پانچ سال بعد واقع ہوئی یہ فرما کر کہ لو عاش لکان صدیقا نبیا یہ ثابت کر دیا کہ آپ کے نزدیک خاتم النبیین اور لا نبی بعدی سے مراد یہی تھی کہ آپ کے بعد کوئی شرعی نبی اور وہ جو آپ کی امت میں سے نہ ہو نہیں آسکتا۔ چنانچہ احناف کے ایک مشہور ترین امام حضرت ملا علی قاری نے اس حدیث کے متعلق یہ لکھ کر کہ اگر ابراہیم زندہ رہتے اور نبی ہو جاتے اور اسی طرح اگر عمر رضی اللہ عنہ زندہ رہتے اور نبی ہو جاتے تو وہ آپ کے اتباع میں سے ہوتے یہ واضح کر دیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قول سے مراد یہی تھی کہ اگر آپ کے فرزند ارجمند زندہ رہتے تو وہ آپ کے پیرو نبی غیر شرعی ہو سکتے تھے۔

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکر افضل ھذہ الامۃ الا ان یکون نبی۔ (کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق صفحہ ۴) کہ ابو بکرؓ اس امت میں سے افضل ہیں مگر یہ کہ کوئی نبی ہو۔ یعنی اگر کوئی نبی امت میں سے ہوا۔ تو وہ حضرت ابو بکرؓ سے افضل ہو گا۔ اس حدیث سے جو مشہور امام عبدالرؤف المناوی نے کنوز الحقائق میں درج کی ہے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنیوالا نبی اسی امت میں سے ہونا چاہیئے۔

علماء کی بعض پیشکردہ روایات کا جواب

بعض علماء نے اپنی تائید میں انا آخر الانبیاء کی حدیث کو پیش کیا ہے کہ میں آخری نبی ہوں۔ حالانکہ اس سے مراد آخری شرعی نبی ہے کیونکہ ایک روایت میں اس کے ساتھ وانتم آخر الامم اور دوسری روایت میں وان مسجدی آخر المساجد آیا ہے آخر الامم فرما کر حضور نے بتلا دیا کہ آخر الانبیاء میں انبیاء سے مراد وہ نبی ہیں۔ جو اپنی مستقل امت بنایا کرتے ہیں۔ لہذا آپ کی اتباع اور فیض روحانی سے کسی امتی کا نبی ہونا آپ کے آخری نبی ہونے کے منافی نہیں۔ کیونکہ وہ آپ کی امت میں سے ہوگا اور کوئی نئی امت نہیں بنا سکتا۔ اور دوسری حدیث و ان مسجدی آخر المساجد سے بھی صاف ظاہر ہے کہ جس طرح مسجد نبوی کا تمام مساجد کے آخر میں ہونا یہ معنے رکھتا ہے کہ آئندہ کوئی مسجد اس وقت تک مسجد نہیں کہلا سکتی۔ جب تک کہ وہ مسجد نبوی کے ماتحت نہ ہو یعنی اگر اس کا بھی وہی قبلہ ہو جو مسجد نبوی کا ہے تو مسجد ہے ورنہ نہیں اسی طرح آخر الانبیاء کے یہ معنے ہیں کہ حضور علیہ السلام کی ماتحتی میں تو نبی آ سکتا ہے لیکن حضور سے الگ ہو کر جو نیا قبلہ بنائے نیا کلمہ بنائے اور نئی شریعت چلائے ایسا قیامت تک نبی نہ ہوگا۔ پس جس طرح مسجد نبوی کے ماتحت مسلمانوں کی مسجدیں بنتی ہیں اور ان سے حدیث آخر المساجد کا مضمون قائم رہتا ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ماتحتی میں کسی کے نبی ہو جانے سے حضورؐ کے آخر الانبیاء ہونے میں فرق نہیں آسکتا چنانچہ حضرت امام ملا علی قاریؒ نے صاف لکھا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے یہ معنے ہیں کہ آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا۔ جو آپ کی ملت کو منسوخ کرے اور آپ کی امت سے نہ ہو۔ دیکھو موضوعات کبیر صفحہ ۶۹

پھر حضرات علماء نے اپنی تشریح درست ثابت کرنے کے لئے ایک یہ حدیث پیش کی یکون فی امتی ثلثون کذابون یعنی میری امت میں تیس کذاب ہوں گے ان میں سے ہر ایک اپنے آپ کو نبی خیال کرے گا۔ حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں

جواباً عرض ہے کہ تیس کی تعیین بتا رہی ہے کہ ہر وہ شخص جو آپ کے بعد نبوت کا دعوےٰ کرے ضروری نہیں کہ وہ جھوٹا ہو۔ آنیوالے مسیح موعود کو خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نبی اللہ کے معزز ترین لقب سے ملقب فرمایا ہے۔ تیس کی تعیین بتا رہی ہے کہ کوئی سچا بھی آسکتا ہے دوسرے اس حدیث کا مضمون آج سے قریباً پانچ سو سال پہلے پورا ہو چکا ہے۔ اور مذکورہ تیس دجال وکذاب گذر چکے ہیں (دیکھو شرح صحیح مسلم لابی مالکی وسنوسی جلد ۷ صفحہ ۲۵۸ مطبوعہ مصر) اور لکھا ہے کہ اگر طوالت تحریر کا خوف نہ ہوتا تو ہم ان کے نام بھی درج کر دیتے

ہم حضرات علماء سے دریافت کرتے ہیں کہ جن لوگوں نے حضرت مسیح موعودؑ سے قبل دعویٰ نبوت کیا ان کے متعلق ثابت کریں کہ وہ امت محمدیہ میں سے تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اکتساب نور کا دعوےٰ کر کے آپ کی شریعت کی ترویج کرنیوالے تھے اور اسلامی شریعت کے احکام فسخ کرنیوالے نہ تھے۔ جس قسم کی نبوت کا دعوےٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی جماعت احمدیہ نے کیا ہے۔ پہلے سلف صالحین میں سے ایک بھی ایسا بزرگ پیش نہیں کیا جا سکتا۔ جس نے اس قسم کی نبوت کی بقاء کو منقطع قرار دیا ہو پس احادیث سے بھی خاتم النبیین اور لا نبی بعدی کی وہی تشریح صحیح ثابت ہوتی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کی ہے

ائمہ سلف صالحین کی تشریح

اسی پرچہ میں دوسری جگہ ائمہ سلف صالحین (بقیہ صفحہ ۲۰ پر)

خاتم النبیین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم کے ابوالانبیاء ہونے پر دلیل ہے

آئت کا شانِ نزول اور اس کی ترتیب پر ایک نظر

حضرت مولوی محمد قاسم صاحب بانی مدرسہ دیوبند کی واضح تصریح

★ ——— از مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ——— ★

سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات اور درجات کی بلند شان کو قرآن کریم میں لفظ خاتم النبیین میں ذکر فرمایا گیا ہے۔ آئت خاتم النبیین کا شانِ نزول یہ ہے۔ کہ عرب کی دیرینہ رسمِ تبنی کے مطابق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو اپنا متبنی بیٹا قرار دیا اللہ تعالےٰ اس رسم کو باطل ٹھہرانا چاہتا تھا۔ سورۃ احزاب میں اس امر کا اعلان کر دیا گیا کہ متبنی بنانا غلط ہے۔ منہ بلایا بیٹا بیٹا نہیں۔ بیٹا وہی ہے۔ جو انسان کی صلب سے پیدا ہو۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ اعلان اس وقت تک ملتوی رہا جب تک حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی طلاق کا واقعہ نہ ہو چکا۔

حضرت زینبؓ حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی کی بیٹی تھیں۔ حضور نے زور دے کر ان کا نکاح اپنے متبنی حضرت زید رضی اللہ عنہ سے کرایا تھا حالات ایسے ہوئے کہ حضرت زیدؓ کا نباہ حضرت زینبؓ سے نہ ہو سکا اور انہوں نے حضرت زینبؓ کو طلاق دے دی۔ اس طلاق کے بعد رسمِ تبنی کے ابطال کے لئے ایک تو اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں اعلان فرمایا کہ بیٹا وہی ہوتا ہے۔ جو صلبی ہو متبنی بنانا غلط ہے۔ ہر شخص کو اس کے حقیقی باپ کے نام سے پکارا جائے دوسرے اللہ تعالےٰ نے حکم دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اب خود حضرت زینبؓ سے نکاح کریں۔ چنانچہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی شادی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہو گئی۔ ہجرت کے بعد پانچویں سال کا یہ واقعہ ہے۔ اسی موقعہ پر آئت خاتم النبیین نازل ہوئی ہے۔

ظاہر ہے کہ اللہ تعالےٰ کے اعلان اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عمل سے متبنی بنانے کی رسم کا پوری طرح قلع قمع ہو گیا۔ اور اس دیرینہ اور راسخ رسم کی بیخ کنی کے لئے اس دوہری کارروائی کا ہونا از بس ضروری تھا۔ لیکن اس پر کفار نے دو طرح سے اعتراض کیا۔ انہوں نے کہا کہ اوّل تو محمد رسول اللہ نے اپنے بیٹے (زید) کی مطلقہ سے شادی کی ہے۔ جو عرب کے رواج کے مطابق ناجائز ہے۔ دوم اگر یہ زید آپ کا بیٹا نہیں۔ تو پھر آپ کا سرے سے کوئی بیٹا نہیں ...

.. اور اس طرح معاذ اللہ آپ کا ابتر ہونا درست ٹھہرا۔ اور اس سے آیت قرآنی ان شانئک ھو الابتر پر زد پڑتی ہے اللہ تعالےٰ نے اس دو دھاری اعتراض کے رد میں فرمایا ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین وکان اللہ بکل شئی علیماً۔ کہ پہلا اعتراض اسلئے غلط ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کسی مرد کے باپ نہیں آپ کی نرینہ اولاد موجود نہیں لہذا آپؐ زید کے باپ نہیں۔ اور زید آپ کا بیٹا نہیں۔ پس یہ کہنا کہ آپ نے اپنے بیٹے کی بیوی سے شادی کر لی ہے سراسر غلط اور بے بنیاد اعتراض ہے۔ دوسرا اعتراض اس لئے غلط ہے کہ اگرچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی مادی فرزند نہیں۔ لیکن آپؐ کی روحانی اولاد بے شمار ہے۔ اور اعلےٰ سے اعلےٰ قابلیت کی ہے۔ گویا اللہ تعالےٰ نے ما کان محمد ابا احد من رجالکم کے فقرہ میں اعتراض کی پہلی شق کو باطل ٹھہرایا ہے اور آئت کے دوسرے حصہ ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین میں دوسری شق کی تردید کی گئی ہے۔ اور اس تردید کے لئے دو لفظ بطور معطوف اور معطوف علیہ لائے گئے ہیں یعنی (۱) رسول اللہ (۲) اور خاتم النبیین۔ ان میں سے ہر ایک، اعتراض مذکورہ بالا کی تردید کرتا ہے۔ علاوہ ازیں دوسرے لفظ یعنی خاتم النبیین میں ایک زائد مفہوم ہونا چاہیئے ورنہ اس لفظ کا یہاں لانا عبث قرار پاتا ہے نیز یہ بھی ضروری ہے کہ وہ زائد مفہوم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ابوت روحانی سے تعلق رکھتا ہو۔ اور اسی کی وسعت پر دلالت کرتا ہو کیونکہ آیت کا پہلا حصہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جسمانی ابوت کی نفی کرتا ہے۔ اور لکنْ حرف استدراک لا کر دوسرے حصہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روحانی ابوت کو ثابت کیا گیا ہے۔ اور اس طرح سے کفارِ عرب کے اعتراض کا جواب دیا گیا ہے۔

اس شانِ نزول اور اس ترتیب پر اونیٰ تدبر کرنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اس آئت میں لفظ خاتم النبیین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بطور مدح آیا ہے۔ اور اس میں حضور علیہ السلام کی شانِ ابوت کے بلند مقام کو بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو "رسول اللہ" کہہ کر تمام امت کا باپ قرار دیا ہے اور چونکہ آپ کی رسالت حسب منطوق آئت قرآنی "قل یاایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً" عالمگیر اور سب زمانوں کے لئے ہے۔ اسلئے لفظ رسول اللہ اس مفہوم پر مشتمل ہے۔ کہ آپ ہمیشہ کے لئے اور ساری نسل انسانی میں پھیلی ہوئی امت کے باپ ہیں اس مفہوم سے ایک زائد بات بیان کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے لفظ رسول اللہ کے بعد" وخاتم النبیین" فرمایا ہے۔ وہ زائد مفہوم کیا ہے؟ اسکے لئے آپ حضرت مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند کی یہ تصریح ملاحظہ فرمائیں:-

> حاصل مطلب آیت کریمہ اس صورت میں یہ ہو گا کہ ابوت معروفہ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی مرد کی نسبت حاصل نہیں۔ پر ابوت معنوی امتیوں کی نسبت بھی حاصل ہے۔ اور انبیاء کی نسبت بھی حاصل ہے۔ انبیاء کی نسبت تو فقط خاتم النبیین شاہد ہے کیونکہ اوصاف معروض وموصوف بالعرض موصوف بالذات کے فرع ہوتے ہیں۔ موصوف بالذات اوصاف عرضیہ کی اصل ہوتا ہے۔ اور وہ اس کی نسل۔ اور ظاہر ہے کہ والد کو والد اور اولاد کو اولاد اسی لحاظ سے کہتے ہیں کہ یہ اس سے پیدا ہوتے ہیں۔ وہ فاعل ہوتا ہے چنانچہ والد کا اسم فاعل ہونا اس پر شاہد ہے اور یہ مفعول ہوتے ہیں۔ چنانچہ اولاد کو مولود کہنا اس کی دلیل ہے۔ سو جب ذات بابرکات محمدی صلی اللہ علیہ وسلم موصوف بالذات بالنبوۃ ہوئی اور انبیاء باقی موصوف بالعرض۔ تو یہ بات اب ثابت ہو گئی کہ آپ والد معنوی ہیں اور انبیاء باقی آپ کے حق میں بمنزلہ اولاد معنوی" (تحذیر الناس ص۱۰) اس عبارت میں لفظ خاتم النبیین کے معنے ابوالانبیاء بیان ہوئے ہیں۔ اور یہ مفہوم لفظ رسول اللہ کے مفہوم سے زائد ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ کہہ کر یہ فرمایا کہ آنحضرت امت کے باپ ہیں اور خاتم النبیین کہہ کر یہ فرمایا کہ آپ نبیوں کے بھی باپ ہیں اس لئے آپ کو ابتر کہنا سراسر غلط ہے اس تفسیر کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال لفظ خاتم النبیین میں بیان ہوا ہے وھو المراد۔

آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامنِ پاکش بدستِ ما مدام

وہ رسول جس کا نام محمد ہے اس کا مقدس دامن ہر وقت ہمارے ہاتھ میں ہے

مہرِ او باشیر شد اندر بدن
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

اس کی محبت ماں کے دودھ کے ساتھ ہمارے بدن میں داخل ہوئی وہ جان بن گئی اور جان کیساتھ ہی نکلے گی۔

(کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ میں اسلام کا عاشق اور حضرت سیدنا امام احمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں

جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے افاضہ حاصل کئے بغیر کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں ذریت شیطان ہے

103

ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(۱) آپ فرماتے ہیں:۔ "خداوند کریم نے اسی رسول مقبولؐ کی متابعت اور محبت کی برکت سے اور اپنے پاک کلام کی پیروی کی تاثیر سے اس خاکسار کو اپنے مخاطبات سے خاص کیا ہے۔ اور علوم لدنیہ سے سرفراز فرمایا ہے۔ اور بہت سے اسرار مخفیہ سے اطلاع بخشی ہے۔ اور بہت سے حقائق و معارف سے اس ناچیز کے سینہ کو پر کر دیا ہے۔ اور بارہا بتلا دیا ہے۔ کہ یہ سب عطیات اور عنایات اور یہ سب تفضلات اور احسانات اور یہ سب تلطفات اور توجہات اور یہ سب انعامات اور تائیدات اور یہ سب مکالمات اور مخاطبات بہ یمن متابعت و محبت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔۔۔۔ سو اب منصفان حق پسند خود سوچ سکتے ہیں۔ کہ جس حالت میں حضرت خاتم الانبیاء کے ادنیٰ خادموں اور کمترین چاکروں سے ہزارہا پیشگوئیاں ظہور میں آتی ہیں۔ اور خوارق عجیبہ ظاہر ہوتے ہیں۔ تو پھر کس قدر بے حیائی اور بے شرمی ہے۔ کہ کوئی کور باطن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں سے انکار کرے۔" (براہین احمدیہ صفحہ ۲۴۵ مطبوعہ ۱۸۸۴ء)

(۲) "سو واضح ہو۔ کہ انبیاء کے معجزات دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو محض سماوی امور ہوتے ہیں۔ جن میں انسان کی تدبیر اور عقل کو کچھ دخل نہیں ہوتا۔ جیسے شق القمر۔ جو ہمارے سید و مولیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا۔ اور خدا تعالیٰ کی غیر محدود طاقت نے ایک راستباز اور کامل نبی کی عظمت ظاہر کرنے کے لئے اس کو دکھایا تھا۔" (ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۳۰۱ مطبوعہ ۱۸۹۱ء)

(۳) "خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ کہ میں اسلام کا عاشق اور جاں نثار غلام حضرت سید امام احمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوں۔" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۸۸ مطبوعہ ۱۸۹۳ء)

(۴) "خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں اور ہم خدا تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔۔۔۔۔۔ تجھ پر جان قربان ہو اے بہتر مخلوقات ہم نے تیری خبر کا نور اندھیرے میں دیکھ لیا ہم نے سورج اور چاند کو دیکھ لیا۔ جیسا کہ تو نے اشارہ فرمایا تھا۔۔۔۔۔۔ شکر خدا تعالیٰ کا کہ دونوں کو گرہن لگ گیا۔ ہمیں خدا تعالیٰ کی مدد تیرہ سو برس گزرنے کے بعد آئی۔۔۔۔۔۔ اور ہم بیٹوں کی طرح وارث ہیں۔ اور بزرگوں کے تمام مال کے وارث ہو گئے۔۔۔۔۔۔ میری جان اس نبی پر قربان ہے۔ جو صاحب مقام محمود ہے۔ میرا دل نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف کھینچ لیا۔ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر میرے دل کے لئے آرام ہے۔ اور میری جان کے لئے مثل طعام ہے۔ اور میرا دشمن بے شرمی سے ناحق بدگوئی کر رہا ہے۔" (نور الحق حصہ دوم صفحہ ۵۵ تا ۶۰ مطبوعہ ۱۸۹۴ء)

(۵) "یہ تمام شرف مجھے صرف ایک نبی کی پیروی سے ملا ہے۔ جس کے مدارج اور مراتب سے دنیا بے خبر ہے۔ یعنی سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم" (چشمہ مسیحی صفحہ ۲۳ مطبوعہ ۱۹۰۶ء)

(۶) "میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے۔ (ہزار ہزار درود و سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا۔ اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے۔ اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی۔ وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اور اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی۔ اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی۔ اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا۔ اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشی۔ اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں۔ وہی ہے۔ جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے۔ اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے۔ وہ انسان نہیں بلکہ ذریت شیطان ہے۔ کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اسی کو عطا کیا گیا ہے۔ جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا۔ وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں۔ اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں۔ کہ توحید حقیقی ہم نے اسی نبی کے ذریعہ سچائی۔ اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اس کامل نبی کے ذریعہ سے اور اسی کے نور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں۔ اسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے۔ اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے۔ اور اسی وقت تک ہم منور رہ سکتے ہیں۔ جب تک کہ ہم اس کے مقابل پر کھڑے ہیں۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۵ و ۱۱۶ مطبوعہ ۱۹۰۷ء)

(۷) "اب وہ زمانہ آ گیا ہے۔ جس میں خدا یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ کہ وہ رسول محمد عربی جس کو گالیاں دی گئیں۔ جس کے نام کی بے عزتی کی گئی۔ جس کی تکذیب میں بدقسمت پادریوں نے کئی لاکھ کتابیں اس زمانہ میں لکھ کر شائع کر دیں۔ وہی سچا اور سچوں کا سردار ہے۔ اس کے قبول میں حد سے زیادہ انکار کیا گیا۔ آخر اسی رسول کو تاج عزت پہنایا گیا۔ اس کے غلاموں اور خادموں میں سے ایک میں ہوں۔ جس سے خدا مکالمہ و مخاطبہ کرتا ہے۔ اور جس پر خدا کے غیبوں اور نشانوں کا دروازہ کھولا گیا ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷ مطبوعہ ۱۹۰۷ء)

(۸) "یہی سچائی کی ایک زبردست دلیل ہے۔ جو دنیا کے تمام نبیوں سے زیادہ ہمارے سید و مولیٰ اور ہمارے محترم آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی ہے۔ کیونکہ وہ اقبال و عزت اور خدا کی مدد اور نصرت جو ان کو ملی۔ وہ کسی اور نبی کو حاصل نہیں ہوئی۔" (چشمہ معرفت حصہ دوم صفحہ ۷ مطبوعہ ۱۹۰۸ء)

(۹) "ہمیں بڑا فخر ہے۔ کہ جس نبی علیہ السلام کا ہم نے دامن پکڑا ہے۔ خدا کا اس پر بڑا فضل ہے۔ وہ خدا تو نہیں۔ مگر اس کے ذریعہ سے ہم نے خدا کو دیکھ لیا ہے۔۔۔۔۔۔ ہم کیا چیز ہیں۔ جو اس شکر کو ادا کر سکیں۔ کہ وہ خدا جو دوسروں پر مخفی ہے۔ اور وہ پوشیدہ طاقت جو دوسروں سے نہاں در نہاں ہے۔ وہ ذوالجلال خدا محض اسی نبی کریم کے ذریعہ سے ہم پر ظاہر ہو گیا۔" (چشمہ معرفت حصہ دوم صفحہ ۸ لغایت ۱۰)

(۱۰) "دیکھو ایک زمانہ تھا۔ جب پادری آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بابت کہتے تھے کہ انہوں نے کوئی معجزہ نہیں دکھایا۔ اب یہی پادری ہیں۔ کہ ہمارے سامنے نہیں آتے۔ حالانکہ ہم ڈنکے کی چوٹ کہہ رہے ہیں۔ کہ آؤ اس نبی کا ایک غلام تمہیں معجزہ دکھانے کو تیار ہے۔" (تقریر لاہور جو حضرت اقدس نے وفات سے صرف آٹھ ہی روز پہلے رؤسا و عمائد کے سامنے ۱۷ مئی ۱۹۰۸ء کو فرمائی)

فی مدح النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(از حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام)

نفسی الفداء لبدرٍ ہاشمیٍ عربیٍ — ودادہ قرب ناھیک عن قرب
میری جان اس ہاشمی عربی چاند پر قربان ہو — جس کی محبت قرب پر قرب کا ذریعہ ہے جس سے بڑھ کر کوئی قرب نہیں ہو سکتا۔

نجّی الوریٰ من کلّ زورٍ ومعصیۃٍ — ومن فسوقٍ ومن شرکٍ ومن تبب
اس نے مخلوق کو ہر قسم کے جھوٹ اور گناہ — اور فسق اور شرک اور ہلاکت سے نجات دی

فنوّرت ملّۃ کانت کمعدوم — ضعفا ورجمت ذراری الجانِ بالشہبِ
پس وہ دین جو ضعف سے نابود ہونے کو تھا روشن کیا گیا۔ — اور شیطان کی ذریت پر شہابوں سے سنگ باری کی گئی،

وزحزحت دخنا غشّی علی ملَلٍ — وساقطت لؤلؤاً رطبا علی حطبٍ
پس جو تاریکیاں تمام مذاہب پر چھائی ہوئی تھیں اس نے دور کر دیں — اور سوکھی لکڑیوں پر موتیوں جیسے تر و تازہ پھل لگائے

وما بقی اثر من ظلم وبدعاتٍ — بنور مہجۃ خیر العجم والعرب
عرب و عجم کے برتر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نور قلب — سے ظلم و بدعت کا نشان بھی نہ رہا۔

مسئلہ نبوت کے متعلق جماعت احمدیہ کے مسلک کی تائید

قرآن کریم اور احادیث نبوی ؐ سے

ذیل میں قرآن کریم کی بعض آیات اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی چند احادیث درج کی جارہی ہیں۔ جن پر غور کرنے سے معلوم ہوگا۔ کہ اگرچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اسلام سے علیحدہ ہوکر کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اور ایسی نبوت تا قیامت بند ہے۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں اور اسلام کی ترقی کے لئے امتی نبوت کو اللہ تعالےٰ نے بند نہیں فرمایا۔ بلکہ ایسے نبی کی آمد کی خبر قرآن کریم اور احادیث نبوی ؐ میں موجود ہے۔

(۱) اللہ یصطفی من الملٰئکۃ رسلا ومن الناس۔ (الحج) ترجمہ:- اللہ تعالےٰ چنتا ہے اور چنے گا فرشتوں میں سے رسول اور انسانوں میں سے بھی۔

اس آیت میں یصطفی مضارع کا صیغہ ہے۔ جو زمانہ حال اور زمانہ مستقبل کے لئے بطور استمرار آتا ہے۔ اس صورت میں اس کے معنے ہوں گے "چنتا ہے اور چنتا رہیگا۔" پس ماننا پڑیگا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد بھی خدا تعالیٰ رسالت کے سلسلہ کو جاری رکھے گا۔

(۲) ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولٰئک رفیقا (نساء ع ۹)

ترجمہ:- جو اللہ اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کریں گے۔ تو وہ ان لوگوں میں شامل ہوجائیں گے۔ جن پر اللہ تعالےٰ نے انعام کیا۔ یعنی نبی۔ صدیق۔ شہید اور صالح اور یہ ان کے اچھے ساتھی ہوں گے۔

اس آیت میں بتایا گیا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی سے ایک انسان صالحیت کے مقام سے ترقی کرکے نبوت کے مقام تک پہنچ سکتا ہے۔ یہ کہنا غلط ہے۔ کہ یہاں صرف معیت کا ذکر ہے۔ کیونکہ اس صورت میں آیت کے یہ معنے بنیں گے۔ کہ امت محمدیہ میں کوئی شخص صالح نہیں بن سکے گا۔ بلکہ وہ محض صالحوں کے ساتھ ہوگا۔ کوئی شخص شہید نہیں بن سکے گا۔ بلکہ صرف شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔ کوئی شخص صدیق نہیں بن سکے گا۔ بلکہ صرف صدیقوں کے ساتھ ہوگا۔ ایسے معنے کرنے سے امت محمدیہ کی صریح ہتک لازم آتی ہے۔

(۳) ماکان اللہ لیذر المومنین علیٰ ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشآء فامنوا باللہ ورسلہ وان تومنوا وتتقوا فلکم اجر عظیم (آل عمران ع ۱۸)

(ترجمہ) خدا تعالےٰ مومنوں کو اس حالت پر نہیں چھوڑے گا۔ جس پر کہ اے مومنو! تم اس وقت ہو۔ یہاں تک کہ پاک اور ناپاک میں تمیز کرے گا۔ خدا تعالےٰ ہر مومن کو غیب پر اطلاع نہیں دیگا۔ (کہ فلاں پاک ہے یا ناپاک) بلکہ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہے گا۔ بھیجے گا۔ (اور ان کے ذریعہ سے پاک اور ناپاک میں تمیز ہوگی) پس اے مسلمانو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لانا اور اگر تم ایمان لاؤ۔ اور تقویٰ اختیار کرو۔ تو تم کو بہت بڑا اجر ملے گا۔

اس آیت میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ وہ ہمیشہ مومنوں میں تمیز کرتا رہے گا۔ مگر اس طور سے نہیں کہ ہر مومن کو الہام یہ بتلا دے۔ کہ فلاں مومن ہے۔ اور فلاں مومن نہیں۔ بلکہ اپنے رسول بھیج کر تمیز کرے گا۔ کہ کون شخص مومن ہے اور کون فاسق۔

(۴) یا بنی اٰدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم اٰیاتی فمن اتقی واصلح فلا خوف علیہم ولا ھم یحزنون (الاعراف ع ۴)

ترجمہ۔ اے بنی آدم البتہ ضرور آئیں گے تمہارے پاس تم میں سے رسول جو تمہارے سامنے میری آیتیں بیان کریں گے۔ پس جن لوگوں نے تقویٰ کیا اور اپنی اصلاح کی۔ تو ان کو کوئی خوف لاحق نہ ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

اس آیت میں قیامت تک کے بنی آدم کا ذکر ہے۔ اس لئے قیامت تک ارسال سلسلہ رسل جاری رہنا چاہیئے۔

(۵) قرآن کریم میں مومنوں کو یہ دعا سکھلائی گئی ہے۔ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم

ترجمہ:۔ اے اللہ ہم کو سیدھا راستہ دکھا۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے اپنی نعمت نازل کی یعنی ہم کو بھی وہ نعمتیں عطا فرما۔ جو پہلے لوگوں کو تو نے عطا فرمائیں۔

وہ نعمتیں کیا تھیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ واذ قال موسیٰ لقومہٖ یا قوم اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء وجعلکم ملوکا (مائدہ ع ۴) موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا۔ اے قوم! تم خدا کی نعمت کو یاد کرو۔ جب اس نے تم میں سے نبی بنائے۔ اور تم کو بادشاہ بنایا۔

اس سے ثابت ہوا۔ کہ کسی قوم کے لئے نبوت اور بادشاہت بھی نعمت ہوا کرتی ہے۔ جب خود خدا نے ان نعماء کے مانگنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ تو کون کہہ سکتا ہے۔ کہ نبوت بند ہے۔

(۶) یا ایہا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا (مومنون ع ۳)

ترجمہ:۔ اے رسولو پاک کھانے کھاؤ۔ اور نیک عمل کرو۔ یہاں رسل کے لفظ سے (جو جمع ہے) صاف ثابت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد اور رسول بھی آئیں گے۔

(۷) (الف) وان من قریۃ الا نحن مھلکوھا قبل یوم القیامۃ او معذبوھا عذابا شدیدا وکان ذالک فی الکتاب مسطورا۔ (بنی اسرائیل ع ۶)

کہ قیامت سے پہلے پہلے ہم ہر ایک بستی کو عذاب شدید میں مبتلا کریں گے۔ اور یہ بات کتاب میں لکھی ہوئی ہے۔ (ب) دوسری جگہ فرمایا۔ وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا (بنی اسرائیل ع ۲) کہ جب تک ہم نبی نہ بھیج لیں۔ اس وقت تک عذاب نازل نہیں کیا کرتے (ج) پھر فرمایا۔ وما کان ربک مھلک القریٰ حتیٰ یبعث فی امھا رسولا یتلوا علیہم اٰیاتنا (القصص ع ۶) کہ خدا تعالےٰ بستیوں کو ہلاک نہیں کرتا۔ جب تک ان میں کسی رسول کو مبعوث نہ فرمائے۔ تاکہ (عذاب سے قبل) وہ ان کو خدا تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سنائے۔ (اور ان پر اتمام حجت ہوجائے) (د) ایک اور مقام پر فرماتا ہے۔ ولو انا اھلکنٰہ بعذاب من قبلہ لقالوا ربنا لولا ارسلت الینا رسولا فنتبع اٰیاتک من قبل ان نذل ونخزیٰ (طٰہٰ ع ۸) اگر ہم نبی کے ذریعہ اتمام حجت کرنے سے قبل ہی ان پر عذاب نازل کرکے ان کو ہلاک کردیتے تو یہ ضرور کہہ سکتے تھے۔ کہ اے ہمارے رب تو نے ہماری طرف کیوں کوئی رسول نہ بھیجا۔ تاکہ ہم اس رسول کی یوں ذلیل اور رسوا ہونے سے پہلے ہی پیروی کرلیتے۔

ان تمام آیات کو ملانے سے یہ نتیجہ نکلا۔ کہ عذاب سے پہلے انبیاء آتے رہیں گے۔ آجکل جو عذاب آرہے ہیں۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ پھر نبی کا آنا کیوں ممتنع ہو۔

(۸) الیوم اکملت لکم دینکم (سورہ بقرہ)

یعنی آج کے دن ہم نے تمہارا دین کامل کردیا۔ گویا یہاں قرآن شریف کو مکمل شریعت قرار دیا گیا ہے۔ شریعت کا کام دنیا میں انسان کا خدا تعالےٰ کے ساتھ تعلق قائم کرانا ہوتا ہے۔ جس قدر شریعت کامل ہوگی۔ اتنا ہی وہ خدا تعالےٰ سے تعلق قائم کرائے گی۔ چونکہ قرآن شریف ہر طرح سے کامل مکمل شریعت ہے۔ اس لئے وہ خدا تعالےٰ کے ساتھ ہمارا تعلق بھی "کامل" پیدا کرتی ہے۔ اور سب سے کامل تعلق جو ایک انسان کا خدا سے ہوسکتا ہے۔ وہ نبوت ہے۔ سو قرآن کریم اسی وقت ہی مکمل شریعت ہوسکتی ہے۔ جب اس کی پیروی سے نبوت بھی مل سکے۔ چونکہ خدا تعالےٰ نے اس کو مکمل شریعت کہا ہے۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ اس کی پیروی سے غیر تشریعی نبوت بھی مل سکتی ہے۔

(۲) امکان نبوت از روئے احادیث نبوی ؐ

(۱) عن ابن عباس قال لما مات ابراھیم ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال ان لہ مرضعا فی الجنۃ ولو عاش لکان صدیقا نبیا (ابن ماجہ جلد ا کتاب الجنائز باب ماجاء فی الصلوٰۃ علیٰ ابن رسول اللہ وذکر وفاتہ۔

ترجمہ:۔ حضرت ابن عباس رضؓ سے مروی ہے۔ کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا ابراہیم فوت ہوا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔ اور فرمایا کہ جنت میں اس کے لئے ایک انا ہے۔ نیز فرمایا۔ کہ اگر یہ زندہ رہتا۔ تو سچا نبی ہوتا۔ حضرت ابراہیمؓ کی وفات ۹ھ میں ہوئی۔ آیت خاتم النبیین ۵ھ میں نازل ہوچکی تھی۔ اگر آپؐ کے بعد کوئی نبی نہ آنا ہوتا۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم یہ کیوں فرماتے کہ اگر میرا بیٹا ابراہیم زندہ رہتا۔ تو نبی ہوتا۔

(۲) رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ ابوبکر افضل ھٰذہ الامۃ الا ان یکون نبی (کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق صلعم)

(ترجمہ) (حضرت) ابوبکر (صدیق رضی اللہ عنہ) اس امت میں سب سے افضل ہیں۔ سوائے اس کے جو امت میں سے کوئی نبی ہو۔

(۳) تکون النبوۃ فیکم ما شاء اللہ ...... ثم تکون خلافۃ علیٰ منہاج النبوۃ ما شاء اللہ ...... ثم تکون ملکا عاضا تکون ما شاء اللہ ...... ثم تکون خلافۃ علیٰ منہاج النبوۃ (رواہ احمد و بیہقی مشکوٰۃ کتاب الفتن)

(ترجمہ) تم میں نبوت رہے گی جب تک کہ اللہ تم چاہے گا۔ پھر اس کے بعد منہاج نبوت پر خلافت ہوگی۔ اور وہ رہے گی جب تک کہ اللہ تعالےٰ چاہیگا پھر اس کے بعد بادشاہت شروع ہوگی۔ اور وہ بھی رہے گی۔ جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر اس کے بعد خلافت ہوگی منہاج نبوت پر۔

منہاج نبوت پر خلافت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات کے بعد ہی ہوئی تھی۔ تو لازم آیا۔ کہ آخری زمانہ میں بھی نبی ہو۔ جس کی وفات پر دوبارہ خلافت شروع ہو۔

(۴) رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:۔ لم یبق من النبوۃ الا المبشرات (بخاری جلد ۴ کتاب التعبیر)

ترجمہ:۔ نبوت میں سے اب صرف مبشرات باقی رہ گئی ہیں

خاتم النبیینؐ کے معنے اور جناب مولوی محمد قاسم صاحب بانی مدرسہ دیوبند

بریلوی مسلمانوں کے رسالہ "الاسلام" کراچی کا مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری سے ایک سوال

(از مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر)

رسالہ "الاسلام" کے ایڈیٹر مفتی ظفر نعمانی صاحب "ختم نبوت کانفرنس پر تبصرہ استفہامیہ" کے زیر عنوان لکھتے ہیں:-

"جب سے کراچی میں ختم نبوت کانفرنس ہوئی ہے۔ اکثر وبیشتر واقف کار مسلمان شبہ میں پڑ گئے ہیں۔ کہ مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری جو پرانے کانگرسی ہیں۔ مسلمانوں میں مذہبی اور سیاسی تفریق پیدا کرنے والے ہیں۔ ان سے کون واقف نہیں۔ ان کے عمل میں تعمیری کام نظر نہیں آیا۔ بجز تخریبی کے۔ جہاں تک مسئلہ ختم نبوت کا تعلق ہے۔ ہم کو قطعی اتفاق ہے اور اس کے تحفظ پر ہماری جانیں بھی قربان ہوں۔ تو دریغ نہیں، فتنہ مرزائیت کے دفعیہ کے لئے اور دشمنان پاکستان کے سدباب کے لئے ہر مسلمان قربانی کے لئے تیار ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ نبوت کا دروازہ تو انہیں سے کھلا ہے۔ یعنی ان کے پیشوائے اعظم بانی مدرسہ دیوبند مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی نے رسالہ تحذیر الناس صفحہ ۳، ۱۴ و صفحہ ۲۸ پر خاتم النبیین کے معنے مثل قادیانیوں کے لکھے ہیں۔ اور اس کے معنے مہر کے بیان کرکے نبوت کا دروازہ کھول دیا ہے۔ لہٰذا اس میں موردِ الزام خود بھی ہیں۔ اور مجرم قرار پاتے ہیں۔ اگر مولوی عطاء اللہ صاحب ان کے ہم خیال اور متبعین میں سے ہیں۔ تو انہی کا جواب دیں۔ کہ تحذیر الناس اور اس کے متعلق ان کا کیا خیال ہے۔ تاکہ ہم سمجھ سکیں۔ کہ ان کا یہ فعل کہاں تک حق و صداقت پر مبنی ہے۔ ورنہ ہم یہ کہنے کے لئے مجبور ہیں۔ کہ اپنے کھوئے ہوئے وقار کو سیاسی اور مذہبی ختم نبوت کی آڑ میں حاصل کرنا چاہتے ہیں۔"

(رسالہ "الاسلام" کراچی جلد ۲ نمبر ۵ رمضان المبارک ۱۳۷۱ھ صفحہ ۳)

ہمارے نزدیک رسالہ "الاسلام" کا یہ سوال نہایت معقول اور سنجیدہ ہے۔ احراری دیوبندی لیڈروں اور مولویوں کو اس پر پوری توجہ سے غور کرنا چاہیئے۔ جماعت احمدیہ کا یہی دعوٰی ہے۔ کہ خاتم النبیین کی تفسیر میں موجودہ عوام الناس اگرچہ ہم سے اختلاف رکھتے ہیں۔ لیکن سلف صالحین میں سے محققین کی بہت بڑی جماعت ہماری ہم عقیدہ اور ہمنوا ہے۔ ان بزرگوں میں سے ایک حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بھی ہیں۔ جو تمام دیوبندی علماء کے سردار ہیں۔ ہم منتظر ہیں۔ کہ دیوبندی اصحاب رسالہ "الاسلام" کے سوال کا کیا جواب دیتے ہیں؟

حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب

"اِنَّ النُّبُوَّةَ الَّتِیْ انْقَطَعَتْ بِوُجُوْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِنَّمَا هِیَ نُبُوَّةُ التَّشْرِیْعِ لَا مَقَامُهَا۔ فَلَا شَرْعَ یَکُوْنُ نَاسِخًا لِشَرْعِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَا یَزِیْدُ فِیْ شَرْعِهٖ حُکْمًا اٰخَرَ وَهٰذَا مَعْنٰی قَوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَلَا نَبِیَّ اَیْ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ یَکُوْنُ عَلٰی شَرْعٍ یُخَالِفُ شَرْعِیْ بَلْ اِذَا کَانَ یَکُوْنُ تَحْتَ حُکْمِ شَرِیْعَتِیْ۔"

(فتوحات مکیہ جلد ۲ صفحہ ۳)

ترجمہ:- "وہ نبوت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود سے منقطع ہو گئی ہے۔ وہ صرف تشریعی نبوت ہے نہ کہ مقام نبوت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے کہ اب رسالت و نبوت منقطع ہو گئی ہے۔ یہی مراد ہے کہ میرے بعد ایسا کوئی رسول اور نبی نہیں ہو سکتا جو ایسی شریعت پر ہو۔ جو میری شریعت کے مخالف ہو۔ بلکہ جب بھی کوئی نبی ہوگا۔ تو میری شریعت کے ماتحت ہی ہوگا۔"

مسئلہ ختم نبوت بزرگان دین کی نظروں میں

اس مضمون میں بزرگان دین کے ایسے حوالہ جات درج کئے گئے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ امت کے مقتدر علماء کا یہ عقیدہ تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اور حضورؐ کی پیروی میں غیر تشریعی امتی نبوت جاری ہے۔

(۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں

"قولوا انه خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہ"

(درمنثور جلد ۵ و تکملہ مجمع البحار صفحہ ۸۵)

یعنی اے مسلمانو! تم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ تو بے شک کہو کہ آپؐ خاتم النبیین ہیں لیکن ہرگز یہ نہ کہا کرو کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

(۲) حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے متعلق علامہ ابن الانباری نے مصاحف میں ابو عبدالرحمٰن بن سلمیؓ سے روایت کی ہے۔

کنت اقرئ الحسن والحسین فمرّ بی علی بن ابی طالب وانا اقرئهما وقال لی اقرئهما وخاتم النبیین بفتح التاء

(الدرالمنثور زیر آیت خاتم النبیین)

کہ میں امام حسنؓ اور امام حسینؓ کو پڑھایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ حضرت علیؓ پڑھاتے وقت میرے پاس سے گذرے اور فرمایا ان دونوں کو وخاتم النبیین میں لفظ خاتم کوت کی زبر سے پڑھاؤ۔

زبر کے ساتھ پڑھانے سے حضرت علیؓ کو اس بات کا خطرہ تھا کہ بچوں کے ذہن میں نبوت کے متعلق خلاف حقیقت عقیدہ نہ بیٹھ جائے۔

(۳) شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربیؒ فرماتے ہیں:- ان النبوۃ التی انقطعت بوجود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انما ھی النبوۃ التشریع لا مقامها فلا شرع یکون ناسخا لشرعه صلے اللہ علیه وسلم ولا یزید فی شرعه حکما آخر وهذا معنی قوله صلے اللہ علیه وسلم ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی ای لا نبی یکون علی شرع یخالف شرعی بل اذا کان یکون تحت حکم شرعی ولا رسول ای لا رسول بعدی الی احد من خلق اللہ بشرع یدعوهم الیه فهذا هو الذی انقطع وسدّ بابه لا مقام النبوۃ۔

(فتوحات مکیہ جلد ۲ صفحہ ۳)

یعنی وہ نبوت جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوئی وہ صرف تشریعی نبوت ہے نہ کہ مقام نبوت۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو منسوخ کرنے والی کوئی شریعت نہیں آسکتی اور نہ اس میں کوئی حکم بڑھا سکتی ہے یہی معنی ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے کہ رسالت اور نبوت منقطع ہو گئی اور "لا رسول بعدی ولا نبی" یعنی میرے بعد کوئی ایسا نبی نہیں جو میری شریعت کے خلاف کسی اور شریعت پر ہو۔ ہاں اس صورت میں نبی آسکتا ہے کہ وہ میری شریعت کے حکم کے ماتحت آئے اور میرے بعد کوئی رسول نہیں۔ یعنی میرے بعد دنیا کے کسی انسان کی طرف کوئی ایسا رسول نہیں آسکتا جو شریعت لے کر آئے اور لوگوں کو اپنی شریعت کی طرف بلانے والا ہو پس یہ وہ قسم نبوت ہے جو بند ہوئی۔ اور اس کا دروازہ بند کر دیا گیا ورنہ مقام نبوت بند نہیں۔

(۲) فما ارتفعت النبوۃ بالکلیة لهذا قلنا انما ارتفعت نبوۃ التشریع فهذا معنی لا نبی بعدہ فعلمنا ان قوله لا نبی بعدہ ای لا مشرع خاصة لانه لا یکون بعدہ نبی فهذا مثل قوله اذا هلک کسریٰ فلا کسریٰ بعدہ واذا هلک قیصر فلا قیصر بعدہ۔

(فتوحات مکیہ جلد ۲ صفحہ ۶۴)

ترجمہ: نبوت کلی طور پر اٹھ نہیں گئی۔ اسی وجہ سے ہم نے کہا تھا کہ صرف تشریعی نبوت بند ہوئی ہے یہی معنی ہیں لا نبی بعدی کے . . . . .

. . . .

پس ہم نے جان لیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا لا نبی بعدی فرمانا انہی معنوں میں ہے کہ خاص طور پر میرے بعد کوئی شریعت والا نہ ہوگا۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اور کوئی نبی نہیں۔ یہ بعینہ اسی طرح ہے جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب یہ قیصر ہلاک ہوگا تو پھر کوئی قیصر نہ ہوگا اور جب یہ کسریٰ ہلاک ہوگا تو اس جیسا کوئی کسریٰ نہ ہوگا۔

(۳) فان الرسالة والنبوۃ بالتشریع قد انقطعت فلا رسول بعدہ صلی اللہ علیه وسلم ولا نبی ای لا مشرع ولا شریعة وقد علمنا ان عیسیٰ ینزل ولا بد مع کونه رسولا لکن لا یقول بشرع بل یحکم فینا بشرعنا فعلمنا انه اراد بانقطاع الرسالة والنبوۃ بقوله لا رسول بعدی ولا نبی ای لا مشرع ولا شریعة

(فتوحات مکیہ جلد ۲ صفحہ ۶)

یعنی تشریعی رسالت اور نبوت بند ہو گئی ہے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شرعی رسول اور نبی نہیں آئے گا۔ یہی وجہ ہے کہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور ضروری ہے کہ وہ نبی ہوں۔ لیکن ان کو شریعت نہیں دی جائے گی بلکہ وہ ہم میں ہماری شریعت کے مطابق ہی فیصلہ کریں گے۔ اس وجہ سے ہمیں معلوم ہو گیا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قول کہ "لا رسول بعدی ولا نبی" (میرے بعد کوئی رسول اور نبی نہ ہوگا) سے مراد تھی کہ کوئی شریعت والا نبی میرے بعد نہیں آئے گا۔ اور کوئی شریعت میرے بعد نازل نہ ہوگی۔

(۴) فان النبوة ساریة الیٰ یوم القیامة فی الخلق وان کان التشریع قد انقطع فالتشریع جزء من اجزاء النبوة۔ (فتوحات مکیہ جلد ۲)

یعنی نبوت قیامت کے دن تک مخلوقات میں جاری ہے۔ لیکن جو تشریعی نبوت ہے وہ بند ہو گئی ہے۔ تشریعی نبوت نبوت کا ایک جزو ہے۔

(۵) قد ختم اللہ بشرع محمد جمیع الشرائع فلا رسول بعدہ یشرع۔ (الفتوحات المکیہ ص ۳۲)

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے تمام شرائع کو بند کر دیا۔ پس آپ کے بعد کوئی شرعی نبی نہیں۔

(۴) عارف ربانی سید عبدالکریم جیلانی

ابن ابراہیم جیلانی فرماتے ہیں:-

فانقطع حکم النبوة التشریع بعدہ وکان محمد صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین (الانسان الکامل باب ۳۶ ترجمہ اردو خزینۃ التصوف ص ۴۶)

یعنی تشریعی نبوت کا حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ختم ہو گیا۔ پس اس وجہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہوئے۔

(۵) حضرت ملا علی قاری فرماتے ہیں:-

"فلو عاش ابراہیم وصار نبیا وکذا لو صار عمر نبیا لکانا من اتباعہ علیہ السلام ... فلا یناقض قولہ تعالیٰ خاتم النبیین اذ المعنی انہ لا یاتی نبی بعدہ ینسخ ملتہ ولم یکن من امتہ۔" (موضوعات کبیر ص ۶۹)

یعنی اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند ابراہیم زندہ رہتے اور نبی ہو جاتے یا اگر حضرت عمرؓ نبی ہو جاتے تو وہ دونوں آپ کے متبعین میں سے ہوتے۔ پس ان کا نبی ہونا خدا کے قول خاتم النبیین کے مخالف نہ ہوتا۔ کیونکہ خاتم النبیین کے یہی معنے ہیں کہ آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے اور آپ کی امت میں سے نہ ہو۔

(۶) امام محمد طاہر صاحب

مصنف مجمع البحار فرماتے ہیں:-

"وھذا ایضاً لا ینافی حدیث لا نبی بعدی لانہ اراد لا نبی ینسخ شرعہ" (تکملہ مجمع البحار ص ۸۵)

"حضرت عائشہؓ کا یہ قول حدیث لا نبی بعدی کے خلاف نہیں ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بھی یہی مراد تھی کہ میرے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا جو میری شریعت کو منسوخ کر دے۔"

(۷) حضرت امام عبدالوہاب الشعرانی فرماتے ہیں:-

"وقولہ صلے اللہ علیہ وسلم لا نبی بعدی ولا رسول المراد بہ لا مشرع بعدی" (الیواقیت والجواہر جلد ۲ ص ۴۲)

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث لا نبی بعدی سے مراد یہی ہے کہ میرے بعد کوئی صاحب شریعت پیغمبر نہیں ہوگا۔

(۸) حضرت شاہ ولی اللہ صاحب

محدث دہلوی فرماتے ہیں:-

"ختم بہ النبیون ای لا یوجد من یامرہ اللہ سبحانہ بالتشریع علی الناس۔" (تفہیمات الٰہیہ تفہیم ۵۳)

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نبی ختم ہو گئے۔ یعنی آپ کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں ہو سکتا جس کو خدا تعالیٰ شریعت دے کر لوگوں کی طرف مامور کرے۔

(۹) حضرت امام راغبؒ کا مذہب

تفسیر بحر المحیط مؤلفہ محمد بن یوسف اندلسی میں لکھا ہے:

"قال الراغب ممن انعم علیھم من الفرق الاربع فی المنزلة والثواب النبی بالنبی والصدیق بالصدیق والشہید بالشہید والصالح بالصالح واجاز الراغب ان یتعلق من النبیین بقولہ ومن یطع اللہ والرسول ای من النبیین ومن بعدھم" (تفسیر بحر المحیط جلد ۳ ص ۲۸۷ مطبوعہ مصر)

امام راغب نے کہا ہے کہ خدا تعالیٰ ان چار گروہوں میں شامل کرے گا مقام اور نیکی کے لحاظ سے نبی کو نبی کے ساتھ اور صدیق کو صدیق کے ساتھ شہید کو شہید کے ساتھ اور صالح کو صالح کے ساتھ اور راغب نے جائز قرار دیا ہے کہ

"من النبیین" کا تعلق "ومن یطع اللہ والرسول" سے ہو۔

(۱۰) حضرت مولینا جلال الدین صاحب رومیؒ

فرماتے ہیں کہ:

"مکر کن در راہ نیکو خدمتے
تا نبوت یابی اندر امتے
عقل کامل را قرین کن با خرد
تا کہ باز آید خرد زاں خوئے بد
چونکہ دست خود بدست او نہی
پس ز دست آکلاں بیروں جہی
چوں بداوی دست خود در دست پیر
پیر حکمت کو علیم است و خبیر
کو نبی وقت خویش است اے مرید
زاں کہ زو نور نبی آید پدید
در حدیبیہ شدی حاضر بدیں
واں صحابہ بیعتی را ہم قریں"
(مثنوی دفتر پنجم)

یعنی بھی خدمت کے راستہ میں کوشش اور تدبیر سے کام لے تاکہ امت کے اندر نبوت حاصل کر سکے اپنی عقل کو عقل کامل (یعنی مرد کامل) کے سامنے پیش کر (یعنی اس کی صحبت اختیار کر) تاکہ تیری عقل بری عادت سے باز آجائے۔ پس جب تو اس مرد کامل کے ہاتھ پر بیعت کرے گا تب تو کھا جانے والوں (یعنی ایمان کو بگاڑ دینے والے عنصر) کے ہاتھ سے نجات پائے گا۔ اگر تو اس پیر یعنی مرد خدا کے ہاتھ میں ہاتھ دیگا جو سراپا حکمت و معرفت اور خدا تعالیٰ سے خبر پانے والا ہے اور جو اپنے وقت کا نبی ہے کیونکہ اس سے نبی کے نور کا ظہور ہوتا ہے ....
تو تو حدیبیہ میں حاضر ہو گیا جہاں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بیعت کر رہے تھے۔

(۱۱) حضرت شیخ احمد صاحب سرہندی

مجدد (الف ثانی) فرماتے ہیں:-

"حصول کمالات نبوت مر تابعان را بطریق تبعیت و وراثت بعد از بعثت خاتم الرسل علیہ وعلیٰ جمیع الانبیاء والرسل الصلوات والتحیات منافی خاتمیت او نیست فلا تکن من الممترین" (مکتوبات جلد اول مکتوب ۲۷۱)

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے متبعین کے لئے اتباع اور ورثہ کے طور پر کمالات نبوت کا حصول آپ کے خاتم الرسل ہونے کے منافی نہیں ہے۔ پس تم شک کرنے والوں میں سے نہ ہو۔

(۱۲) جناب مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی

بانئے دار العلوم دیوبند

خاتم النبیین کی تشریح بایں الفاظ فرماتے ہیں۔ "ہمارے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت کا اقرار بشرط فہم و انصاف ضروری ہے علیٰ ہذا القیاس جب یہ دیکھا جاتا ہے کہ علم سے اوپر کوئی صفت نہیں جس کو عالم سے خلق ہو تو خواہ مخواہ اس بات کا یقین ہو جاتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر مراتب کمال ایسی صورت میں ختم ہو گئے جیسے بادشاہ پر مراتب حکومت ختم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے بادشاہ کو خاتم الحکام کہہ سکتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم الکاملین اور خاتم النبیین کہہ سکتے ہیں کیونکہ جس شخص پر مراتب کمال ختم ہو جائیں تو بایں وجہ کہ نبوت سب کمالات بشری میں اعلیٰ ہے۔ چنانچہ مسلم بھی ہے ...... سوائے آپ کے کسی نبی نے دعوئ خاتمیت نہ کیا۔ بلکہ انجیل میں حضرت عیسیٰؑ کا یہ ارشاد کہ جہان کا سردار آتا ہے خود اس بات پر مشروط ہے کہ حضرت عیسیٰؑ خاتم نہیں۔ کیونکہ حسب ارشاد بمثال خاتمیت بادشاہ خاتم وہی ہوگا جو سارے جہان کا سردار ہو۔ اس وجہ سے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سب سے افضل سمجھتے ہیں۔ پھر یہ آپ کا خاتم ہونا آپ کے سردار ہونے پر دلالت کرتا ہے اور بقرینہ دعوئ خاتمیت جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے یہ بات یقینی سمجھتے ہیں کہ دو جہان کے سردار جن کی خبر حضرت عیسےٰ علیہ السلام دیتے ہیں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔" (حجۃ الاسلام مصنفہ مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی ص ۳۴، ۳۵)

(۲) "سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔" (تحذیر الناس ص ۳)

(۳) "اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا" (تحذیر الناس ص ۲۸)

(۱۳) ابو الحسنات حضرت مولانا عبد الحی صاحب

فرنگی محلی لکھنوی فرماتے ہیں:-

"علمائے اہل سنت بھی اس امر کی تصریح کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عصر میں کوئی نبی صاحب شرع جدید نہیں ہو سکتا اور نبوت آپ کی تمام مکلفین کو شامل ہے اور جو نبی آپ کے ہم عصر ہوگا وہ متبع شریعت محمدیہ ہوگا پس بہر تقدیر بعثت محمدیہ عام ہے۔" (دافع الوسواس فی اثر ابن عباس ص ۳)

عقیدۂ انقطاعِ نبوت اور اقوامِ عالم

از مکرم عبادالله صاحب گیانی

اسلام سے قبل بھی اور اسلام کے بعد بھی دنیا کی مختلف قوموں میں کسی نہ کسی رنگ میں اپنے پیشوا کے متعلق یہ عقیدہ موجود رہا ہے کہ اس کے بعد اب اور کوئی ربانی مصلح مبعوث نہ ہوگا۔ اسی عقیدہ کی بناء پر خدا تعالےٰ کے فرستادوں کی شدید مخالفت کی جاتی رہی

مذہب کی تاریخ اور قرآن کریم کا مطالعہ کرنے سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ شروع دنیا سے ہی اللہ تعالےٰ نے سلسلہ نبوت اور رسالت کا آغاز کیا ہے تا لوگوں کو اللہ تعالےٰ کی معرفت نصیب ہو سکے اگر خدا تعالےٰ یہ سلسلہ جاری نہ فرماتا تو خدا تو موجود ہوتا مگر دنیا اس کی شناخت سے بکلی محروم رہتی۔ چنانچہ خدا تعالےٰ کے مقدس رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ مشہور حدیث ہے کہ

کنت کنزاً مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت اٰدم

یعنی اللہ تعالےٰ ایک مخفی خزانہ تھا۔ اس نے چاہا کہ میں شناخت کیا جاؤں۔ اس مقصد کے پیش نظر اس نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کر کے سلسلہ نبوت کا آغاز کیا۔ چنانچہ یہ ایک بین الاقوامی مسئلہ تھا اور دنیا کے مختلف علاقوں اور قوموں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو خدا کی شناخت کی ضرورت تھی۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے اسلام سے قبل ہر قوم میں نبی اور رسول مبعوث فرمائے چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد ہے:۔

ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت

یعنی اللہ تعالےٰ نے دنیا کی ہر قوم میں سلسلہ نبوت اور رسالت کو جاری کیا تاکہ اس کے ذریعہ سے لوگوں کو خدا کی شناخت نصیب ہو اور وہ بدیوں سے باز رہیں۔

جہاں قرآن کریم سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے دنیا کی اصلاح کیلئے ہر قوم میں نبی اور رسول مبعوث فرمائے ہیں۔ وہاں ہمیں مذہب کی تاریخ سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ مختلف اقوام نے مختلف انبیاء اور مختلف رسولوں کے متعلق یہ عقیدہ بھی بنا لیا تھا کہ ان کے بعد دنیا کی ہدایت کے لئے کوئی نبی اور رسول مبعوث نہ ہوگا۔ الغرض لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا کا ایک ایسا عقیدہ ہے جو بہت پرانا چلا آ رہا تھا۔ قرآن کریم سے یہ واضح ہوتا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی قوم نے بھی ایسا ہی عقیدہ بنا لیا تھا جیسا کہ مرقوم ہے

ولقد جاءکم یوسف من قبل بالبینٰت فما زلتم فی شک مما جاءکم بہ حتیٰ اذا ھلک قلتم لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا

(مومن ع ۴ پ ۲۴)

یعنی اس سے قبل حضرت یوسف علیہ السلام بینٰت کے ساتھ دنیا میں مبعوث ہوئے۔ ان کی زندگی میں تو اکثر لوگ شکوک و شبہات میں مبتلا رہے۔ مگر جب ان کی وفات ہوئی تو لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا آپ کے بعد اللہ تعالےٰ کی طرف سے کوئی نبی مبعوث نہ ہوگا۔

قرآن کریم میں یہ بھی مرقوم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے بعض لوگوں اور جنوں کا بھی یہ عقیدہ تھا کہ نبوت بالکل ختم ہو چکی ہے اور خدا اب ایک بھی نبی مبعوث نہ کرے گا جیسا کہ لکھا ہے:۔

وانھم ظنوا کما ظننتم ان لن یبعث اللہ احدا (سورہ جن ع ۱)

الغرض قرآن کریم کی ان آیات سے اس امر کی وضاحت ہوتی ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو بھی ان معنوں میں آخری نبی تسلیم کیا گیا تھا کہ آپ کے بعد خدا کی طرف سے کوئی نبی مبعوث نہ ہوگا اور خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایسے لوگ اور جن موجود تھے جن کا یہ عقیدہ تھا کہ حضور سے قبل نبوت اور رسالت منقطع ہو چکی ہے اور اب ایک بھی نبی دنیا میں ظاہر نہ ہوگا لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا اور لن یبعث اللہ احدا کے الفاظ کسی مزید تشریح کے محتاج نہیں۔

اس کے علاوہ اسلامی لٹریچر سے اس امر پر بھی روشنی پڑتی ہے کہ یہودیوں کا یہ عقیدہ تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہ ہوگا۔ چنانچہ مرقوم ہے کہ:۔

"اجماع الیھود علی ان لا نبی بعد موسیٰ"

(مسلم الثبوت صفحہ ۱۴۰)

یعنی یہودیوں کا یہ اجتماعی عقیدہ ہے کہ حضرت موسیٰ ان معنوں میں آخری نبی ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

عیسائی صاحبان حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے متعلق یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ آپ کے بعد کسی نبی کے ماننے کی ضرورت نہیں اور نہ کسی کے مبعوث ہونے کی احتیاج ہے

بھارت میں ہندو قوم آباد ہے اور یہ بھی اپنی تعداد کے لحاظ سے دنیا کی ایک بڑی قوم شمار کی جاتی ہے۔ یہ قوم مذہب کے لحاظ سے دو بڑے حصوں میں منقسم ہے ایک کا نام سناتن دھرم ہے اور دوسرے حصہ کو آریہ سماج کہتے ہیں۔ ہندو قوم کے ان دونوں بڑے حصوں میں اپنے اپنے رنگ میں عقیدہ انقطاع نبوت پایا جاتا ہے۔ چنانچہ سناتن دھرم سے تعلق رکھنے والے لوگ سری رام چندر جی۔ کرشن جی کو آخری اوتار تسلیم کرتے ہیں۔ ان کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ اب ان کے بعد دنیا میں اور کوئی اوتار ظاہر نہ ہوگا۔ چنانچہ مرقوم ہے کہ:۔

"ہندو کہتے ہیں کہ سری رام چندر اور کرشن آخری اوتار ہیں۔ ان کے بعد اور کوئی اوتار دنیا میں نہ ہوگا"

(ترجمہ از نرنکاری دسوامی بھیشٹ صفحہ ۱۲)

اور آریہ سماج سے تعلق رکھنے والے لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے دنیا کی ابتداء میں چار رشیوں اگنی۔ وایو۔ آدت اور انگرا پر چار ویدوں رگ وید۔ یجر وید۔ شام وید اور اتھرو وید کا گیان نازل کیا۔ اس کے بعد اس نے ہمیشہ کے لئے اپنے کلام اور الہام کا دروازہ بند کر دیا۔ ویدوں کے الہام کے بعد جتنے لوگوں نے بھی وحی اور الہام کا دعویٰ کیا ہے وہ سب کے سب نعوذ باللہ مفتری تھے۔ اس عقیدہ کی بناء پر ہی ان کے سوامی دیانند نے دنیا کے باقی تمام مذاہب سے متعلق یہ نظریہ پیش کیا ہے۔

"یہ سب مذاہب جہالت سے پیدا ہوئے اور علم کے خلاف ہیں۔ جاہل کمینے اور وحشی لوگوں کو بہکا کر اپنے دام میں پھنسا کر اپنی مطلب براری کرتے ہیں"

(ستیارتھ پرکاش سملاس دفعہ ۱۰۴)

سکھ قوم بھی اپنے آپ کو ایک مذہبی قوم کہتی ہے سکھوں کے ہاں بھی یہ عقیدہ پایا جاتا ہے کہ سکھ گورو صاحبان آخری اوتار اور نبی ہیں۔ چنانچہ ایک مشہور سکھ سکالر سردار بہادر کاہن سنگھ صاحب نابھہ نے لکھا ہے کہ:۔

"ہم صرف گورو گرنتھ صاحب کو جو خدا کی تحریک پر گورو صاحبان کی زبان سے ظاہر ہوا آخری اوتار یعنی آخری نبی تسلیم کرتے ہیں"

(ترجمہ از گورمت سدھاکر صفحہ ۱۹۲)

ان حوالہ جات سے اس امر پر روشنی پڑتی ہے کہ اسلام سے قبل بھی اور اسلام کے بعد بھی دنیا کی مختلف قوموں میں کسی نہ کسی رنگ میں عقیدہ انقطاع نبوت پایا جاتا اور ہر قوم اپنے پیشوا سے متعلق یہ عقیدہ رکھتی ہے کہ اس کے بعد اب کوئی مصلح ربانی دنیا میں ظاہر نہ ہوگا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ دنیا میں جس قدر انبیاء علیہم السلام ظاہر ہوئے ان کی تکذیب کی گئی اور ان کا انکار کرنے میں لوگوں نے بہت جوش دکھلایا۔ اسی بات کے پیش نظر قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے

یاحسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون

(سورہ یٰسین ع ۲)

بندوں پر افسوس ہے کہ ان کے پاس ایک بھی رسول ایسا نہیں آیا جس کا انہوں نے تمسخر نہ اڑایا ہو۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ انبیاء علیہم السلام کی تکذیب کرنے میں بہت بڑا دخل اس عقیدۂ انقطاع نبوت کا بھی رہا ہے۔ کیونکہ جب ہر ایک قوم اس عقیدہ کو اپناتی رہی کہ ہمارا رسول اور پیشوا آخری نبی ہے۔ اس کے

. . . .

. . . بعد دنیا میں اور کوئی رسول مبعوث نہ ہوگا تو اس کی موجودگی میں وہ کسی دوسرے نبی کی نبوت یا رسالت پر کیونکر۔ ایمان لا سکتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں جہاں اسلام سے قبل لوگوں کے اس عقیدہ کا ذکر کیا گیا ہے . . . . وہاں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ:۔

کذالک یضل اللہ من ھو مسرف مرتاب (مومن ع ۴ پ ۲۴)

اب سوال یہ ہے کہ اگر قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے پہلی قوموں کے عقیدہ انقطاع نبوت کا رد کیا ہے اور ان کے اس قول لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا کو حقیقت کے خلاف قرار دیا ہے تو دوسری طرف خود ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے متعلق یہ بھی بیان کیا ہے کہ

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (احزاب)

یہ درست ہے کہ اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین قرار دیا ہے اور حضور فی الواقعہ خاتم النبیین ہیں۔ جماعت احمدیہ کا یہ بنیادی عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صرف خدا کے رسول ہی نہ تھے بلکہ آپ خاتم النبیین بھی تھے چنانچہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

"میں عامۃ الناس پر ظاہر کرتا ہوں کہ مجھے جل شانہٗ کی قسم ہے کہ میں کافر نہیں ہوں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ میرا عقیدہ ہے اور ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے۔ میں اس

(باقی اگلے صفحے پر)

عقیدہ انقطاع نبوت اور اقوام عالم (بقیہ صفحہ ۱۹)

اپنے بیان کی صحت پر اس قدر قسمیں کھاتا ہوں جس قدر خدا تعالےٰ کے پاک نام ہیں اور جس قدر قرآن شریف کے حروف ہیں اور جس قدر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خدا تعالےٰ کے نزدیک کمالات ہیں۔"

(کرامات الصادقین صفحہ ۲۴)

پس جہاں تک حضور کے خاتم النبیینؐ ہونے کا سوال ہے ہم احمدی اس کے منکر نہیں بلکہ ہم سچے دل سے حضور کو خاتم النبیین تسلیم کرتے ہیں اور جو شخص اس کا انکار کرتا ہے ہمارے نزدیک وہ مسلمان نہیں۔ ہم اپنے معزز بھائیوں کی خدمت میں صرف اتنا ہی عرض کرتے ہیں کہ بھائیو! اس مسئلہ پر ٹھنڈے دل سے غور کرو یہ دین کا معاملہ ہے اس میں جلدبازی اور جوش و خروش مناسب نہیں۔ اسلام کی تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ جب بھی کبھی مسلمانوں نے جلدبازی کی اور بغیر سوچے سمجھے کفر کے فتوے دئیے تو بعد میں انہیں پشیمانی ہوئی۔ جس قدر بھی اولیاء کرام اور خدا کے نیک بندے اسلام میں گذرے ہیں ان کے زمانہ کے ظاہر پرست مولویوں نے ان کی باتوں کو غلط سمجھا اور جلدبازی سے کام لیکر ان پر کفر کے فتوے لگا دئیے ....

.... مگر جب وہ جوش و خروش جاتا رہا اور لوگوں نے سنجیدگی اور ٹھنڈے دل سے غور کیا تو ان پر یہ حقیقت واضح ہوگئی کہ مولوی صاحبان نے ان کی باتوں کو سمجھنے میں سخت ٹھوکر کھائی اور اپنی کم فہمی کی وجہ سے انہیں کافر گردانا۔

پس اگر آپ اس عقیدہ انقطاع نبوت پر سنجیدگی سے غور کریں گے اور جوش و خروش سے الگ ہوکر قرآن کریم اور دنیا کی تاریخ کی روشنی میں اسے سمجھنے کی کوشش کریں گے تو آپ پر یہ امر واضح ہو جائے گا کہ اگر اسلام نے اس مسئلہ کو انہی معنوں میں پیش کیا ہے جن معنوں میں کہ یہ اسلام سے قبل دوسری قوموں میں پایا جاتا تھا تو پھر یہ کوئی نئی بات نہ ہوگی بلکہ یہ ان کی نقل ہی ہوجائے گی۔ کیونکہ اسلام سے قبل یہ عقیدہ دنیا میں موجود تھا۔ جیسا کہ قرآن کریم کے الفاظ لن یبعث اللّٰہ من بعدہٖ رسولا سے ظاہر ہوتا ہے۔ بھائیو! احمدیت کا یہی پیغام ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بے شک خاتم النبیین ہیں مگر اس کے ایسے معنے نہ کئے جائیں کہ جن سے ہم پہلی قوموں کے نقال ثابت ہوں اور ان لوگوں کی صف میں جا کھڑے ہوں جن کے متعلق قرآن کریم میں کذالک یضل اللّٰہ من ھو مسرف مرتاب بیان کیا گیا ہے۔

احمدیت کے نزدیک اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان معنوں میں خاتم النبیین قرار دیا ہے کہ آپؐ تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل اور سید المرسلین ہیں۔ نیز آپؐ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ مقام و مرتبہ ایسا ہے جو بجز آپؐ کے کسی اور نبی کو نہیں دیا گیا چنانچہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"وہ خاتم الانبیاء ہیں مگر ان معنوں سے نہیں کہ آئندہ ان سے روحانی فیض نہیں ملے گا بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحب خاتم ہے بجز اس کی مہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں مل سکتا اور اس کی امت کے لئے قیامت تک مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہوگا اور بجز اس کے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں۔" (حقیقۃ الوحی ص۲۷)

ایک اور مقام پر حضور نے فرمایا ہے:۔

"اللہ جلشانہٗ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپؐ کو افاضۂ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپؐ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپؐ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔" (حقیقۃ الوحی ص۲۷)

پس احمدیت دنیا میں اس بات کا اعلان کرتی ہے کہ ہمارے سید و مولا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صرف رسول ہی نہیں بلکہ نبی گر بھی ہیں اور آپؐ کی غلامی میں انسان ہر قسم کے روحانی انعامات حاصل کر سکتا ہے۔ اور یہ مقام و مرتبہ کسی اور نبی کو حاصل نہیں ہوا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس میں منفرد ہیں اور یہی حقیقی معنے خاتم النبیین کے ہیں۔ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ خاتم النبیین نہ بناتا تو پھر سلسلہ احمدیہ وجود میں نہ آتا۔ کیونکہ حضورؐ کا خاتم النبیین ہونا اور سلسلہ احمدیہ کا قائم ہونا لازم ملزوم ہے۔

یہ بھی یاد رہے کہ احمدیت نے خاتم النبیین کے یہ معنے اپنے پاس سے نہیں تراشے بلکہ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے ان معنوں کی تصدیق ہوتی ہے اور بزرگان سلف صالحین میں بھی حضرت محی الدین ابن عربیؒ۔ عارف ربانی سید عبدالکریم جیلانیؒ۔ حضرت ملا علی قاریؒ حضرت سید ولی اللہ محدث دہلویؒ۔ جناب مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی اور مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی وغیرہ ایسے متعدد لوگ گذرے ہیں جنہوں نے خاتم النبیین کے یہی معنے تسلیم کئے ہیں کہ آپؐ کے بعد ایسا نبی آسکتا ہے جو آپؐ کی شریعت کے تابع ہو۔

اس سے ثابت ہے اور اس عقیدہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کی اصل شان پورے کمال سے ظاہر ہوتی ہے۔ غرضیکہ ہمارا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وہ عظیم الشان نبی اور مملکت روحانیہ کے وہ بے نظیر سلطان اور صاحب اقتدار شہنشاہ ہیں کہ حضور کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے۔

بقیہ صفحہ ۶ — خیرخواہان پاکستان سے دردمندانہ اپیل

قائداعظم کے بعد پاکستان کی حکومت نے انہیں اس خدمت پر برقرار رکھا۔ اگر حکومت کے نزدیک وہ اس خدمت کے اہل نہیں یا نعوذ باللہ پاکستان سے غداری کر رہے ہیں تو کسی نے حکومت کا ہاتھ پکڑا ہوا نہیں ہے۔ وہ انہیں جب چاہے الگ کر سکتی ہے۔

یاد رکھو کہ ابھی تک پاکستان بہت سی مشکلات میں گھرا ہوا ہے اور اسے ابھی کئی بھاری مسائل کو حل کرنا ہے۔ پس خدا کے لئے اس کی مشکلات میں اضافہ کرنے والے نہ بنو قائداعظم نے سب مسلمان کہلانے والوں کے لئے پاکستان کا دروازہ کھولا۔ مگر آپ اس دروازہ کو بعض لوگوں پر بند کرنا چاہتے ہیں قائداعظم نے ایک شخص کو قابل سمجھ کر اسے پاکستان کی خدمت کے لئے چنا۔ مگر آپ اسے نالائق کہتے ہیں۔ پھر قائداعظم نے ایک شخص کو وفادار یقین کر کے اسے اپنا نمائندہ بننے کے لئے انتخاب کیا مگر آپ اسے غدار اور وطن فروش گردانتے ہیں۔ یاد رکھو کہ حکومتیں بنانی آسان ہوتی ہیں۔ لیکن قائم رکھنی مشکل اور بہت مشکل۔ دنیا کی تاریخ آپ لوگوں کے سامنے ہے کہ کس طرح گذشتہ اسلامی حکومتیں افتراق و انشقاق سے تباہ ہوئیں۔ پس خدارا پاکستان پر تو یہ مہلک نسخہ نہ آزماؤ۔ کہ ابھی تو وہ صرف ایک نوزائیدہ بچہ ہے آگے آپ لوگوں کا اختیار ہے۔ وما علینا الا البلاغ

جماعت احمدیہ کا عقیدہ (بقیہ صفحہ ۴۴)

ہم تو آپ خود فیصلہ فرما دیں کہ احرار کے امیر شریعت اور امیر خدام الدین اور زمیندار وغیرہ علماء ہیں۔ یا ...... اور یاد رہے کہ گذشتہ جمیع سلف صالحین کا یہ عقیدہ رہا ہے کہ آنیوالا مسیح نبی ہوگا۔ لیکن آج زمیندار اور نجاری وغیرہ سب سلف صالحین کے اس عقیدہ کے خلاف کہہ رہے ہیں۔ حالانکہ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس امر کی تصریح کی ہے۔ و

من قال بسلب نبوتہ کفر حقا

کہ جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام غیر نبی ہوں گے اور ان سے نبوت چھین لی جائے گی۔ تو وہ پکا کافر ہے۔ اسی طرح مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی نے بھی یہی لکھا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام دوبارہ آئیں گے اور ان کا منکر کافر ہوگا۔

الغرض جس قسم کی نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہم مانتے ہیں۔ اس قسم کی نبوت کا امت محمدیہ میں پایا جانا قرآن مجید، احادیث، صحابہ رضوان اور سلف صالحین کے اقوال کے اقوال درج ہیں۔ جن سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ خاتم النبیین اور لا نبی بعدی کی یہی تشریح کرتے رہے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شرعی نبی نہیں آسکتا۔ البتہ بغیر شریعت جدیدہ کے ہوسکتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول کیسا صاف اور واضح ہے۔ قولوا خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہ۔ کہ تم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تو کہو۔ لیکن یہ مت کہو کہ آپؐ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آسکتا۔ چنانچہ حضرت امام محمد طاہر رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب تکملہ مجمع البحار (حدیث کی لغت کی کتاب ہے) ص۸۵ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس قول کی تشریح میں لکھتے ہیں۔ کہ آپ کا یہ قول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان لا نبی بعدی کے مخالف نہیں ہے لانہ اراد لا نبی ینسخ شرعہ کیونکہ آپ کی مراد لا نبی بعدی سے یہ ہے کہ آپؐ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں ہوگا۔ جو آپؐ کی شریعت کو منسوخ کرے۔

اسی طرح علامہ السید محمد بن رسول الحسینی البرزنجی جن کا شمار مجددین میں کیا گیا ہے اپنی کتاب "الاشاعۃ لاشراط الساعۃ" میں حضرت امام ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل فرماتے ہیں۔

"اما حدیث لا وحی بعدی فباطل لا اصل لہ نعم ورد لا نبی بعدی ومعناہ عند العلماء لا یحدث بعدہ نبی بشرع ینسخ شرعہ"

یعنی یہ روایت جو بیان کی جاتی ہے کہ میرے بعد وحی نہیں باطل اور بے اصل ہے۔ ہاں لا نبی بعدی کہ جس کے معنے علماء کے نزدیک یہ ہیں کہ آپ کے بعد کوئی ایسا نبی پیدا نہ ہوگا۔ جو ایسی شریعت لائے جس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت منسوخ ہو جائے"

چنانچہ ابو الحسنات مولانا محمد عبدالحی صاحب لکھنوی نے بھی یہی تحریر فرمایا ہے لکھتے ہیں علمائے اہل سنت بھی اس امر کی تصریح کرتے ہیں۔ کہ آنحضرتؐ کے عصر میں کوئی نبی صاحب شرع جدید نہیں ہوسکتا۔ اور نبوت آپ کی عام ہے۔ اور جو نبی آپ کے ہم عصر ہوگا۔ وہ متبع شریعت محمدیہ کا ہوگا"

(تحذیر الناس ص۲۹)

دوسرے علماء کے اقوال اس پرچہ میں دوسری جگہ درج ہیں۔ پس اگر علماء کے نزدیک لا نبی بعدی کے معنے یہ ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد شرع محمدی کا ناسخ کوئی نہیں ہو سکتا۔

جماعت احمدیہ کی طرف سے امریکہ - جرمنی - سوئٹزرلینڈ - سپین فرانس اور ہالینڈ میں مساجد کے قیام کا پروگرام

احباب پورے زور سے اس بابرکت تحریک میں حصہ لیں

امریکہ - جرمنی - سوئٹزرلینڈ - سپین اور فرانس اور ہالینڈ میں مساجد کی تعمیر کے متعلق سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سکیم کا خلاصہ احباب جماعت کی یاد دہانی کے لئے دوبارہ شائع کیا جاتا ہے - دوستوں کو چاہیئے - کہ اس کے مطابق ہر ماہ رقوم ارسال فرماتے رہیں - تا بیرونی ممالک میں اشاعت اسلام کے یہ مستقل مراکز جلد سے جلد قائم ہو جائیں -

۱ - ملازمین و تاجر - ڈاکٹر - کنٹریکٹر - پیشہ ور احباب وغیرہ - گذشتہ سال کی آمد معین کریں - اور پھر اس تعیین کے بعد اگلے سال ان کی آمد میں جو زیادتی ہو - اس کا دسواں حصہ خانہ خدا کی تعمیر کے لئے ادا کریں -

ادھر علاوہ سالانہ آمد کی زیادتی کا دسواں حصہ دینے کے وہ بجٹ کے سال کے پہلے مہینے یعنی ماہ مئی کی آمد کا پانچ فی صدی مسجد فنڈ میں ادا کریں -

۲ - ملازمین احباب کو ہر سال جو پہلی سالانہ ترقی ملے وہ مساجد کی تعمیر کے لئے دی جائے اسی طرح جب کوئی دوست پہلی دفعہ ملازم ہو تو پہلی تنخواہ ملنے پر اس کا دسواں حصہ مسجد فنڈ کے لئے دیا جائے -

۳ - زمیندار احباب - جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو - وہ ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے اور جن کے پاس اس سے زائد ہو - وہ دو آنہ فی ایکڑ کے حساب سے مسجد فنڈ میں چندہ دیں -

۴ - مزارعین - جن کے پاس دس ایکڑ سے کم مزارعت ہو وہ دو پیسہ فی ایکڑ کے حساب سے اور اس سے زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے رقم ادا کریں -

۵ - بڑے تاجر - آڑھتی منڈیوں کے آڑھتی - کمپنیوں والے - کارخانوں والے - ٹھیکہ دار وغیرہ مہینے کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع مسجد فنڈ میں دیا کریں -

چھوٹے تاجران - ہر ہفتے کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع مسجد فنڈ میں دیا کریں -

۶ - مستری - لوہار - مزدور دوست پہلے دن کی مزدوری کا یا کوئی اور دن مقرر کر کے اس دن کی مزدوری کا دسواں حصہ مسجد فنڈ میں دیں -

۷ - مختلف خوشی کی تقاریب پر مثلاً نکاح پر - شادی پر - بیٹے کی پیدائش پر مکان کی تعمیر پر یا امتحان میں پاس ہونے پر کچھ نہ کچھ رقم مزید مسجد فنڈ میں دی جائے -

جملہ رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے نام اس ہدایت کے ساتھ بھجوائی جائیں کہ یہ رقوم "مساجد فنڈ تحریک جدید" میں جمع کی جائیں -!

اللہ تعالیٰ جماعت کے سب دوستوں کو ثواب کے اس مستحق کام میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے -

والسلام خاکسار وکیل المال ثانی - تحریک جدید ربوہ دار الہجرت

لائن پریس ہسپتال روڈ لاہور
پاکستان بھر میں ہر قسم کی لیتھو و بلاک پرنٹنگ کا
بہترین مرکز
لائن پریس ہسپتال روڈ - لاہور
قائم شدہ ۱۹۱۹ء ——— فون ۳۰۸۷
ایرا
نل میں استھارا دنیا کلید میابی کا ہے

ہمارے عطریات کے بارے میں

جناب میاں محمد شفیع صاحب ایم - ایل - اے

مشہور اخبار نویس آف لاہور تحریر فرماتے ہیں :-

"آپ کا عطر حنا میرے ایک بزرگ دوست کو اس قدر پسند آیا۔ کہ میں نے انہیں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اسی طرح عطر خس بھی میں نے ایک عزیز دوست کو پیش کر دیا۔ اور انہوں نے اسے بہت پسند کیا۔ آپ مجھ سے عطروں کے متعلق رائے پوچھتے ہیں۔ میں خوشبویات کا اچھا پرکھنے والا نہیں۔ لیکن یہ بات کہ آپ کے عطر حنا کو میرے ایک نہایت پاکباز اور مقدس بزرگ نے پسند فرمایا۔ اس بات کی قطعی دلیل ہے۔"

۲- جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لاء

تحریر فرماتے ہیں۔ "مجھے ایسٹرن پرفیومری کمپنی ربوہ کے عطریات استعمال کرتے کافی عرصہ ہو گیا ہے۔ نہایت اعلیٰ اور دلربا ہیں۔ میں نے حنا عنبری اور شمامہ شیراز کو خاص طور پر بے نظیر پایا۔"

۳- جناب مرزا احسن علی صاحب آف ایم ولائت علی اینڈ سنز

لاہور سے تحریر فرماتے ہیں۔ "آپ کا عطر عید پر استعمال کیا۔ اس کی کیف آور خوشبو کی بھینی بھینی لپٹیں۔ سچ پوچھئے ابھی تک میرے گرد و پیش کو معطر کر رہی ہیں۔ آپ کے عطر کی سب سے بڑی خوبی جو میں نے محسوس کی ہے وہ یہ ہے۔ کہ گھٹیا۔ سستے اور بازاری عطروں کی تیز اور تند خوشبو کی بجائے نہایت لطیف اور پاکیزہ قسم کی خوشبو ہے جس سے انسان کے خیالات اور جذبات بھی پاکیزہ ہو جاتے ہیں میرے خیال میں عیدین اور دوسری متبرک تقاریب کے علاوہ اگر ہر وقت یہ عطر استعمال کیا جائے تو انسان اپنے روزمرہ کے کاروبار میں نہایت چوک و چوبند خاوں و فرحاں اور ہشاش بشاش رہتا ہے۔ اللہ ایسٹرن پرفیومری کمپنی کو توفیق دے کہ وہ عطر زیادہ مقدار میں تیار کر سکیں تا کہ ہر پاکستانی کو دستیاب ہو سکیں۔ "این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد"

ہمارے ہاں سے اعلیٰ قسم کے عطریات گلاب۔ چنبیلی۔ شمامہ شیراز حنا خس۔ باغ بہار۔ عنبر تو۔ گل خوشبو حاصل فرمائیں

قیمت پانچ روپے۔ آٹھ روپے پندرہ روپے اور بیس روپے فی تولہ

ایسٹرن پرفیومری کمپنی ربوہ ضلع جھنگ

پاکستان کی طاقت اور ترقی کیلئے

وِلسن انجن

انگلستان کے بنے ہوئے ہاریزنٹل۔ کولڈ سٹارٹ۔ کم رفتار ولسن انجن پاکستان میں ۶۰۰۰ ہارس پاور سے زیادہ طاقت مہیا کر رہے ہیں۔ ۶۰ سے زیادہ مختلف اہم شہروں اور قصبات میں کام کرتے ہوئے وہ پاکستان کی بڑھتی ہوئی صنعتوں مثلاً ٹیکسٹائل ملز۔ آئل ملز۔ رائس ملز۔ واٹر ملز۔ آئس فیکٹریز۔ سیمنٹ فیکٹریز۔ تیز آبپاشی۔ پانی اور بجلی کی سپلائی کے منصوبوں کو روز افزوں ترقی دینے میں پوری مدد دے رہے ہیں۔

ہم حاضر سٹاک میں سے ۱۲-۱۷-۲۵-۳۱-۳۶-۶۲ اور ۷۰ ہارس پاور کے انجن مہیا کر سکتے ہیں۔

۴۴-۴۹ اور ۹۰ ہارس پاور (ڈبل سلنڈر) کے انجن جہاز میں چڑھ چکے ہیں

سٹرن آئس پلانٹس

۵ ٹن کے مکمل آئس پلانٹ مع انجن حاضر سٹاک میں موجود ہیں۔!

نارویسٹرن انجینئرز میرس روڈ کھارادر کراچی ۲

درثمین فارسی مترجم اردو

حضرت مسیح موعود کا منظوم فارسی کلام جو عشق الٰہی اور محبت رسول میں اپنی نظیر نہیں رکھتا نہایت شان کے ساتھ پہلی مرتبہ شائع ہوا ہے۔ ترجمہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کا کیا ہوا ہے۔ ہر فارسی شعر کے نیچے اس کا ترجمہ لکھا ہوا ہے۔ صفحات ۳۴۴ مجلد قیمت تین روپے

رسول اللہ کی باتیں بچوں کیلئے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت آسان اخلاقی حدیثوں کا مجموعہ مع ترجمہ قیمت ۱۲

آپ بیتی حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کے تحریر کردہ نہایت عجیب بہت دلچسپ اور بے حد نصیحت آمیز سچے واقعات قیمت تین روپے

تجرید الاحادیث حضور نبی کریم کی دس ہزار احادیث مع ترجمہ و حوالہ۔ قیمت چار روپے

مینیجر حالی بک ڈپو۔ بلڈنگ ۱۸۔ رام گلی ع ۳ لاہور

---

۵ فیصدی کمیشن

ست شلاجیت یعنی چھومیائی قدرتی مقوی باہ ہے۔ اور بیشتر امراض کے لئے اکسیر ہے۔ ہماری شدہ سلاجیت دنیا میں مقبول ہے۔ پاکستان میں یہ مال صرف ہم سے ملتا ہے۔ قیمت ۸۰ تولہ پندرہ روپے ۴۰ تولہ دس روپیہ ۲۰ تولہ ۵ روپے

آتو دعہ رقیتلے :- **مینیجر جڑی بوٹی سپلائی سٹور مانسہرہ ضلع ہزارہ صوبہ سرحد**

قبر کے عذاب سے بچنے کا علاج

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

الفضل میں اشتہار

دینا کلید کامیابی ہے

مشتہرین الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں۔!

تریاق اٹھرا حمل ضائع ہو جاتے ہو یا بچے فوت ہو جاتے ہوں فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے - دواخانہ نور الدین چوہامل بلڈنگ لاہور

سونے کے جڑاؤ زیورات یہاں سے خریدیں
لیڈیز اوون چوائس جیولرز
انارکلی — لاہور
فون ۲۷۲۵

خالص سونے کے زیورات خرید فرمائیں
از
غنی سنز جیولرز - ۱۲۲ انارکلی لاہور
ہر قسم کے اسپورٹ پرائز کپس و دیگر ظروف چاندی
ای۔پی۔این۔ایس تیار ملتے ہیں!

عرق نور (رجسٹرڈ)
ضعف جگر۔ بڑھی ہوئی تلی پرانا بخار اور پرانی کھانسی۔ دائمی قبض۔ درد کمر۔ جسم پر خارش۔ دل کی دھڑکن۔ یرقان۔ کثرت پیشاب ہو جسے دل کمزور کو دور کر کے سچی بھوک پیدا کرتا ہے اپنی مقدار کے برابر خون صالح پیدا کرتا ہے۔ کمزوری اعصاب کو دور کر کے قوت بخشتا ہے۔ عرق نور عورتوں کی جملہ ایام ماہواری کی بے قاعدگی کو دور کر کے قابل اولاد بناتا ہے۔ بانجھ پن اٹھرا کی لاجواب دوا ہے۔
نوٹ: عرق نور کا استعمال صرف بیماروں کے لئے نہیں۔ بلکہ تندرستوں کو آئندہ بہت سی بیماریوں سے بچاتا ہے۔ قیمت فی شیشی یا پیکٹ ۲½ روپیہ۔ تین پیکٹ ۷ روپے ۶ پیکٹ تیرہ روپے بارہ پیکٹ ۲۵ روپے علاوہ محصول ڈاک
المشتہر
ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور رجسٹرڈ گری شاہو لاہور

ٹیلیفون ۴۳۳
احمدیوں کی کپڑے کی مشہور دوکان
ملتان کلاتھ ہاؤس (رجسٹرڈ)
ڈائرکٹ امپورٹرز
۴۱۵ چوک بازار — ملتان شہر
پروپرائٹرز۔ چوہدری عبدالرحمن اینڈ سنز جالندھری

میسرز محمد ابراہیم اینڈ سنز لکشمی مینشن دی مال لاہور
سے
اپنی ہر قسم کی مشینری کی ضروریات کیلئے رجوع کریں